بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ماہواری

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۲ | بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء مطابق شوال المعظم سنہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۸

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

عوام سے عہ طلباء سے عا غیر ممالک سے ۳ روپے

باہتمام شیخ محمد عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا اور چوہدری غلام (؟) السلام پبلشر نے شائع کیا

ہر انگریزی مہینے کی ۵ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

اگست کا تشحیذ

یہ مضمون "محمدی ختم نبوت کی حقیقت" پر میرے پیارے بھائی سعدی نے لکھا ہے آنکھوں سے لگا لینے کے قابل ہے اور وہ ہاتھ بہت ہی مبارک ہیں جنھوں نے اس محنت و محبت کے ساتھ اسے مرتب کیا جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین۔ برادرم سعدی نے کوشش کی ہے کہ تمام وہ حوالے یکجا کر دئے جائیں جو ختم نبوت کے متعلق ہیں اور وہ اس سعی مشکور میں کامیاب ہوئے ہیں یہ کوئی معمولی کام نہ تھا۔ جو سعدی صاحب نے کیا ہے تمام اخبارات کے فائل اور تمام کتب حضرت اقدس کو پڑھنے کے بعد وہ یہ مضمون تیار کر سکے ہیں اور جو کچھ بھی انہوں نے لکھا ہے اور جو نتیجہ بھی اخذ کیا ہے حضور ہی کے کلمات طیبات سے اور یہی سعدی صاحب کے مضمون میں قابل قدر بات ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتے معزز ناظرین اسے اول سے آخر تک بہ تعمق نظر مطالعہ کریں مجھے افسوس ہے کہ وہ بعض اوقات ایسے جواہر گرانمایہ کی قدر نہیں کرتے اور باوجود رسالہ مطبوعہ موجود ہونے کے سوالات یہاں بھیجتے ہیں حالانکہ وہ اسی سے حل ہو سکتے ہیں یہ رسالہ ۸۴ صفحے پر ہے جو بوجہ کمی فنڈ و گرانی کاغذ مینے ڈیوڑھی اجرت کتابت دے کر باریک اور گنجان لکھوایا ہے گویا ۱۰۰ صفحے کا مضمون آیا ہے اور یوں بھی ۱۶ صفحے زاید ہونے سے جون و جولائی کے رسالہ کے حجم کی کمی پوری کر دی گئی ہے کچھ کاپیاں زاید بھی چھپوائی گئی ہیں تا غیر مبایعین میں تقسیم کیجا سکیں قیمت ۴؍ درجن ۱۲؍ ہیں ..... احباب حسب استطاعت اس کی اشاعت میں حصہ لیں میں امید کرتا ہوں کہ مخلصین سلسلہ اسکی طرف توجہ فرمائینگے۔

ذکر الہی حضرت خلیفہ ثانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تقاریر جو ۱۹۱۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائیں برادرم منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے ایک ہفتہ میں لکھوا کر اور صرف دو دن میں شائع کر دی ہیں قیمت ۱۰؍ ہے۔

اطلاع احباب ہر قسم کی کتب سلسلہ دفتر تشحیذ سے طلب فرمایا کریں اور الہامات و کشوف حضرت اقدس کی قیمت بجائے ۸؍ کے ایک ماہ اور ۶؍ رہے گی جلد منگوالیں پھر شائد نہ ملے۔ مینیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۷ء

محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت

اور

آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی صحیح تفسیر

(از اقوال حضرت خاتم الاولیاء)

محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت کو دنیا میں کما حقہ کوئی نہیں جو سمجھ سکتا ہو سوائے اسکے جو خود حضرت خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء ہے کیونکہ کسی چیز کی اصل حقیقت کا سمجھنا اس کے اہل پر موقوف ہوتا ہے اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ ختمیت کا اہل یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہیں یا حضرت مسیح موعود لیکن جو نا اہل محض ہیں اور جن کو نبوت کے کوچہ سے کوئی نسبت ہی نہیں خواہ وہ ایم اے ہے یا مولوی فاضل ہے وہ کیونکر ختم نبوت جیسے مہتم بالشان مسئلہ پر کوئی روشنی ڈال سکتا ہے پس حق یہ ہے کہ ختمیت کی اصل حقیقت کا سمجھنا صرف اس کامل انسان کا کام ہے جو آنحضرت صلعم کی طرح خود ختمیت کا صاحب حال [illegible] ہے کہ سوائے حضرت خاتم الاولیاء کے کوئی بھی اس امت میں محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت کو نہ پورے طور سے سمجھ سکا اور نہ آشکارا کر سکا کیونکہ تمام علماء کے تمام بوجہ [illegible] ختمیت کے صاحب حال نہ ہونے کے اس حقیقت سے

ناآشنا تھے جو محمدی ختم نبوت میں ملحوظ رکھی گئی ہے۔

محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت کو حضرت مسیح موعود نے خاتم الانبیاء کی طرح خود خاتم الاولیا بنکر ظاہر کر دیا اور فرمایا کہ جس طرح میرے خاتم الاولیاء ہونے سے اب میرے بعد کوئی ولی نہیں اور نہ کوئی امام ہو سکتا ہے بجز اسکے جو میری مہر اور میری ظلیت کاملہ سے ولی بنے اسی طرح اور بعینہٖ اسی طرح حضرت نبی کریم صلعم کے بعد آپ کے خاتم الانبیاء ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا بجز اسکے جو آنحضرت صلعم کی مہر اور آپکی ظلیت کاملہ سے نبی بنے اور یہی وہ حقیقت ختم نبوت ہے جو حضرت خاتم ولایت نے بطور امر مشہودہ کے محمدی ختم نبوت کی پیش کی حضرت خاتم الانبیاء پر تمام مدارج عالیہ اور تمام کمالات نبوت ختم ہیں اور حضرت خاتم الاولیاء پر تمام مدارج عالیہ اور تمام کمالات ولایت ختم ہیں اور یہی خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیا ہونیکے معنی ہیں۔

حضرت خاتم الاولیاء پر یہ ایک نہایت ہی ناپاک حملہ ہے کہ گویا حضور آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی خیال کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم کا وجود نبیوں کے لئے روک اور باب نبوت کو مسدود کرنیکا ذریعہ ہے حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے حضرت خاتم ولایت کی تمام تحریرات شروع سے لیکر اخیر تک اس امر کی پوری شہادت دے رہی ہیں کہ محمدی ختم نبوت کی وجہ سے باب نبوت ہرگز مسدود نہیں ہوا۔ بلکہ حق یوں ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں بھی نبوت ہے اور نبی ہیں گو لفظ نبی کا بوجہ عظمت محمدیہ استعمال نہیں کیا گیا لیکن تمام برکات اور فیوض نبوت موجود ہیں اور کوئی جزو من اجزاء نبوت اور کوئی کمال من کمالات نبوت ہرگز مسدود نہیں ہوا۔ بلکہ فنافی الخاتم الانبیاء کے ذریعہ وہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے جو پہلے نبیوں اور صدیقوں کو ملتا رہا۔

حضرت خاتم ولایت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو بیسیوں جگہ لکھا ہے کہ محمدی ختم نبوت کی وجہ سے سلسلہ نبوت بند نہیں ہوتا بلکہ برابر چلتا ہے اور فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کا خاتم النبیین ہونا متحقق ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ آپکی عظمت میں ہو کر آپکی امت میں کوئی نبی نہ ہو گویا خاتم النبیین کے لئے بعد میں نبی کا ہونا ضروری [illegible] افسوس ہے اس قوم پر جو محمدی ختم نبوت کی وجہ سے باب نبوت کو بکلی مسدود مانتی ہے اور نہیں جانتی کہ ایسا ماننے سے آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے ہی انکار کرنا پڑتا ہے۔

حضرت خاتم ولایت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلعم کی دیگر انبیاء پر صرف یہی ایک امتیازی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ دیگر انبیاء تو صرف نبی امت ہی ہیں لیکن آنحضرت صلعم دیگر انبیاء کی طرح صرف نبی امت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ حضرت خاتم الاولیاء نے آنحضرت صلعم کے بعد وحی نبوت کو قطعاً ایسا مسدود مانا ہے کہ وہ فنا فی الخاتم الانبیاء کو بھی حاصل نہیں ہو سکتی نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ حضرت خاتم الاولیاء پر ایک خطرناک حملہ ہے جو کسی نادان نے حضرت محمود کی جوش عداوت میں حضرت مسیح موعود پر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے کہیں اور کسی جگہ بھی تحریر نہیں فرمایا کہ محمدی ختم نبوت سے اصولاً باب نبوت مسدود ہو چکا ہے بلکہ آپ نے ہزاروں جگہیں تحریر فرمایا ہے کہ محمدی ختم نبوت سے اصولاً باب نبوت ہرگز بند نہیں ہوا۔ اصولاً صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے جو اپنے ساتھ شریعت رکھتی ہو۔ یا گو وہ نبوت بغیر شریعت کے ہی ہو لیکن بدوں توسط آنحضرت صلعم حاصل ہو چکی ہو یا حاصل ہو۔ باقی اصل نبوت کا دروازہ ہرگز اصولی طور سے بند نہیں ہوا بلکہ آنحضرت صلعم کے واسطہ اور فیض سے وہ دروازہ کھلا ہے نہ کبھی بند ہوا نہ اب بند ہے اور نہ کبھی بند ہو سکتا ہے۔ اور جو آنحضرت صلعم کے واسطے سے بھی باب نبوۃ کو بند مانتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے فتوے کے بموجب کافر ہے

پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ اگر اصولاً باب نبوت کھلا ہے تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد ایک ہی نبی کیوں ہوا بہت سے نبی ہونے چاہئیں اور اگر کہو کہ مسیح موعود کے بعد اور نبی آئینگے تو پھر اس سے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کی عبارت بالکل غلط ہو جاتی ہے جہاں لکھا ہے کہ "اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا × × × تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے"۔ پس چونکہ مسیح موعود سے پہلے اور بعد میں کوئی نبی نہیں ہو سکتا اسلئے ماننا پڑتا ہے کہ باب نبوت مسدود ہے اور جبکہ باب نبوت مسدود ہے تو پھر مسیح موعود کا نبی ہونا بھی محال ہے کیونکہ قانون میں استثنا کوئی نہیں ہوا کرتا یہ ہے وہ بات جو بار بار ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن یہ تمام استدلال بناء فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔ کیونکہ باب نبوت کا کھلا ہونا یہ اور بات ہے اور کسی کا خدا کی طرف سے نبی ہو کر آنا یہ اور بات ہے۔ اگر کسی مصلحت اور حکمت الٰہیہ کے ماتحت کوئی نبی نہ ہو تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ چونکہ باب

مسدود ہوگیا ہے اسلئے کوئی نبی نہیں ہوا اسی طرح مسیح موعود سے پہلے یا مابعد کسی کا نبی نہ ہونا ہرگز اس وجہ سے نہیں کہ چونکہ باب نبوت مسدود ہوچکا ہے اسلئے کوئی نبی نہیں ہوسکتا بلکہ ان کا نبی نہ ہونا خدا تعالیٰ کی کسی خاص مصلحت اور حکمت کے ماتحت ہے جس کا ذکر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون میں کرینگے اور اگر کہو کہ نہیں ایک مدت دراز تک کسی کا نبی نہ ہونا اسبات کو مستلزم ہے کہ باب نبوت مسدود ہوچکا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ کیا بنی اسماعیل کے لئے حضرت اسماعیل کے بعد باب نبوت کھلا تھا یا بند؟ اگر کہو کہلا تھا تو پھر سوائے نبی کریم صلعم کے بنی اسمائیل میں اور کیوں متعدد نبی ہوئے اگر کہو کہ کوئی نہیں ہوا اور بنی اسماعیل میں نبی کہلانے کے لئے صرف نبی کریم ہی مخصوص ہیں تو پھر اس بات کا جواب دو کہ آیا بنی اسماعیل کے لئے اصولاً باب نبوت کہلا تہا یا بند؟ اگر کہو کہ کہلا تہا تو پھر ایک ہی نبی کیوں ہوا بہت سے نبی ہونے چاہئیں اگر کہو کہ آئندہ بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو معلوم ہوا کہ باب نبوت اصولاً بند تہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا بھی ناممکن ہے کیونکہ تمہاری منطق کے رو سے اگر باب نبوت اصولاً کہلا ہو تو ایک ہی فرد کا مخصوص طور سے نبی ہونا ناممکن ہے پھر اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد باب نبوت کہلا تہا یا بند؟ اگر کہو کہلا تہا تو پھر . . ۷ سو سال کے عرصہ میں نبی کریم تک کتنے نبی ہوئے اگر کہو کہ سلے نبی کریم کے نہ پہلے ہوا نہ بعد میں ہوسکتا ہے تو بتاؤ پھر صرف ایک کا ہی نبی ہونا کیونکر ممکن ہے کیونکہ عملی رنگ میں تو باب نبوت کا بند ہونا ثابت ہے جس طرح آنحضرت صلعم کے بعد مسیح موعود کے زمانہ تک۔

پھر ہم اس بات سے بھی گزر کر کہتے ہیں کہ اگر ہم بفرض محال مان ہی لیویں کہ آنحضرت صلعم کے بعد تا بقیامت کوئی بھی نبی نہیں ہوسکتا نہ مسیح موعود اور نہ کوئی اور تب بھی اس سے لازم نہیں آتا کہ باب نبوت اصولاً اور کلاً بند ہوچکا ہے کیونکہ اس امت میں محدثین کا ہونا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ باب نبوت کلی طور سے بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ تمام لوگ بالقوہ تمام اجزاء نبوت اور تمام کمالات نبوت اور تمام حقیقت نبوت حاصل کرتے ہے اور وہ اصل چیز اور اصل حقیقت جو نبوت کی روح رواں ہے یعنے کلام الٰہی اور خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف رکھنا وہ اس امت کے اولیاء کو حاصل تہی اور اگر خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت ان کے ظاہر نبی ہونے کے مانع نہ ہوتی تو ضرور تہا کہ تمام کے تمام نبی ہوتے۔

پھر ہم قطع نظر اس تمام بات کے ایک موٹی مثال لیتے ہیں عورت صدیقہ ہوسکتی ہے اسکو وحی

آسکتی ہے جبریل اسکے پاس آسکتا ہے اور وہ بالقوہ استعداد باطنی کی وجہ سے وہ تمام کچھ حاصل کر سکتی ہے جو نبی حاصل کرتے ہیں غرض صدیق کا اعلیٰ مقام اسکو حاصل ہو سکتا ہے لیکن وہ نبیہ نہیں ہو سکتی کیوں؟ کیا اسوجہ سے کہ باب نبوت اصولاً بند ہے یا اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت ایک عورت کو منصب نبوت پر مامور کرنے سے مانع ہے ہر ایک عقلمند یہی جواب دیگا کہ عورت کا نبیہ نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ باب نبوت اصولاً بند ہے بلکہ صرف اس وجہ سے ہے کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت ایک عورت کے نبیہ بننے سے مانع ہے حضرت مریم صدیقہ کے مقدس حالات سے کون مسلمان ہے جو واقف نہیں خود خدا تعالیٰ نے ان کے صاحب وحی ہونے کی قرآن جیسی پاک کتاب میں شہادت دی لیکن کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ باب نبوت کھلا تھا حضرت مریم صدیقہ نبیہ نہ ہو سکیں حالانکہ علیٰ وجہ الاتم مخفی طور سے وہ کمالات نبوت کی جامع تھیں اور حق تھا کہ ان کو نبی کا نام دیا جاتا لیکن وہ نبیہ نہ ہو سکیں نہ اسلئے کہ باب نبوت اصولاً بند تھا بلکہ اسلئے کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت کسی عورت کے نبیہ بننے سے مانع ہے گویا دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عورت کے لئے نبیہ بننے کے لئے باب نبوت بند ہے لیکن نہ ایسے طور سے کہ وہ بالقوہ کوئی کمالات نبوت حاصل ہی نہیں کر سکتی بلکہ ایسے طور سے کہ بالقوہ تو تمام کمالات نبوۃ حاصل کر سکتی ہے لیکن بالفعل ظاہراً نبیہ نہیں بن سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت ایک عورت کے نبیہ بننے سے مانع ہے۔

اور عجیب تر بات یہ ہے کہ سورہ تحریم میں سوائے مسیح موعود کے امت محمدیہ کے تمام دیگر افراد کاملہ کو بھی مریم سے ہی تشبیہ دی گئی ہے اور ابن مریم صرف ایک کا ہی نام رکھا گیا ہے یعنی مسیح موعود کا یہ لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ سوائے مسیح موعود کے کوئی فرد امت نبی کہلانیکا مستحق نہیں ہوگا نہ اس وجہ سے کہ باب نبوت بند ہے بلکہ اس وجہ سے کہ دیگر افراد امت مریم ہونے کے سبب سے بالقوہ تو تمام کمالات نبوۃ حاصل کر سکتے ہیں لیکن بالفعل نبی نہیں ہو سکتے کیونکہ مریم کا نبی ہونا خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے۔

پس ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے ماتحت باب نبوت ظاہراً نبی ہونیکے لئے سوائے مسیح موعود کے دیگر افراد کاملہ کے لئے بند ہے کیونکہ وہ سب کے سب مریم کے حکم میں ہیں۔ اور چونکہ عورت کے لئے اصولاً باب نبوت بند ہے اسلئے وہ نبی نہیں ہو سکتے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ باب نبوت

اصولاً بند ہے کیونکہ اصولاً بند تو تب ہو کہ نبوت کی اصل حقیقت اور کوئی جزو اور کوئی کمال حاصل نہ ہو سکتا ہو۔ لیکن جب تک کہ نبوت کی اصل حقیقت اور تمام اجزا اور تمام کمالات بالقوہ حاصل ہو سکتے ہیں اور ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہینگے گو ظاہراً نبی ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے ماتحت باب نبوت سوائے ایک کے بند ہی ہو تب تک یہ بات جہالت اور نادانی سے بھرپور ہے کہ کہا جاوے کہ محمدی ختم نبوت کی وجہ سے باب نبوت اصولاً بند ہو گیا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۔ الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء (کالم ۴ صفحہ ۸)

نبوت جو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن شریف میں آنحضرت کے بعد حرام کی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ اب اس امت کو کوئی خیر و برکت ملے ہی گی نہیں اور نہ اسکو شرف مکالمات و مخاطبات ہوگا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر کے سوائے اب کوئی نبوت نہیں چل سکیگی اس امت کے لوگوں پر جو نبی کا لفظ نہیں بولا گیا اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت موسیٰ کے بعد تو نبوت ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ ابھی آنحضرت جیسے عالیجناب اولوالعزم صاحب شریعت کامل آنے والے تھے اسی وجہ سے ان کے واسطے یہ لفظ جاری رکھا گیا مگر آنحضرت کے بعد چونکہ ہر ایک قسم کی نبوت بجز آنحضرت صلعم کی اجازت کے بند ہو چکی تھی اسواسطے ضروری تھا کہ آپکی عظمت کی وجہ سے وہ لفظ نہ بولا جاوے۔

آنحضرت صلعم کے بعد [illegible] نبی کا لفظ [illegible]

حوالہ نمبر ۲۔ الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء (کالم ۲-۳ صفحہ ۸)

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور سے آپکی اولاد کی نفی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور سے اثبات بھی کیا ہے کہ روحانی طور سے آپ باپ بھی ہیں۔ اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپکے بعد جاری رہیگا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہوگا نہ الگ طور سے۔ وہ نبوت چل سکیگی جس پر آپکی مہر ہوگی ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جاوے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اسمیں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ جو کہا کہ کنتم خیر امۃ۔ یہ جھوٹ تھا نعوذ باللہ اگر یہ معنی کئے جاویں کہ آئندہ کے واسطے دروازہ نبوت ہر طرح سے بند ہے تو پھر خیر الامۃ کی بجائے شر الامم ہوئی۔ یہ امت × × × × × × نہیں بلکہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپ میں سے ہو کر اور آپکی مہر سے فیضان کا سلسلہ جاری ہے کہ ہزارہا اس امت میں سے مکالمات اور مخاطبات کے

آنحضرت صلعم کے بعد [illegible] کے لئے دروازہ نبوت [illegible] محمدی ختم نبوت [illegible]

> آنحضرت صلعم کے بعد آپکی امت میں بھی نبوت ہے اور نبی ہیں لیکن لفظ نبی ظاہراً بوجہ عظمت نبوت استعمال نہیں کیا جاتا۔

شرف سے مشرف ہوئی اور انبیاء کے خصائص ان میں موجود ہوتے رہے ہیں سینکڑوں بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے ایسے دعوے کئے چنانچہ حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ایک کتاب فتوح الغیب کو ہی دیکھ لو × × × × × × × ایسا نہیں بلکہ بات یوں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد بھی آپکی امت میں بھی نبوت ہے اور نبی ہیں مگر لفظ نبی کا بوجہ عظمت نبوت استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن برکات اور فیوض موجود ہیں۔ کالم ۲ و ۳ صفحہ ۸

حوالہ نمبر ۳۔ الحکم ۱۷- اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ کالم ۲ و ۳

> محمدی ختم نبوت کی وجہ سے کھلے کھلے طور پر نبی کہلانے کے لئے باب نبوت مسدود تھا۔۔ نہ کہ درجہ اور نعمت نبوت حاصل کرنیکے لئے باب نبوت مسدود ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ہمارے نبی کریم کو آپکے بعد کسی دوسرے کے نبی نہ کہلانے سے شوکت ہے اور حضرت موسیٰ کے بعد اور لوگوں کے بھی نبی کہلانے سے ان کی کسر شان کیونکہ حضرت موسیٰ بھی ایک نبی تھے اور ان کے بعد ہزاروں اور بھی نبی آئے تو انکی نبوت کی خصوصیت اور عظمت کوئی نہیں ثابت ہوتی برعکس اسکے آنحضرت صلعم کی ایک عظمت اور آپکی نبوت کا پاس اور ادب کیا گیا ہے کہ آپکے بعد کسی دوسرے کو اس نام سے کسی طرح بھی شریک نہ کیا گیا۔ اگرچہ آنحضرت صلعم کی امت میں ہزاروں بزرگ نبوت کے نور سے منور تھے اور ہزاروں کو انوار نبوت کا حصہ عطا ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلعم کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا تھا اسلئے خدا نے نہ چاہا کہ کسی دوسرے کو بھی یہ نام دیکر آپکی کسر شان کیجائے آنحضرت صلعم کی امت میں سے ہزاروں انسانوں کو نبوت کا درجہ ملا اور نبوت کے آثار اور برکات ان کے اندر موجزن تھے مگر نبی کا نام ※ انپر صرف شان نبوت اور سد باب نبوت کی خاطر انکو اس نام سے ظاہراً ملقب نہ کیا گیا مگر دوسری طرف چونکہ آنحضرت کے فیوض اور روحانی برکات کا دروازہ بند بھی نہ کیا گیا تھا اور نبوت کے انوار جاری تھے۔

> آنحضرت صلعم کی مہر اور اذن سے سلسلہ نبوت جاری ہے اور نبی کے نام کو کھلے کھلے طور پر شائع کرنا بھی از بس ضروری ہے

※ جیسا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر اور اذن سے اور آپکے نور سے نبوت جاری بھی ہے اور یہ سلسلہ بند بھی نہیں ہوا یہ بھی ضروری تھا کہ اسے ظاہراً بھی شائع کیا جاوے تا کہ ※ موسوی سلسلے کے نبیوں کے ساتھ آپ کی امت کے لوگ بھی ※ مماثلت کے پورا کرنے میں صاف طور سے نبی اللہ کا لفظ فرما دیا۔ اور اس طرح دونوں امور کا لحاظ نہایت حکمت اور کمال لطافت سے رکھ لیا گیا۔ صفحہ ۹ کالم ۲-۳

نقل مطابق اصل

۱۳۰۰ سال کے بعد ظاہراً لفظی
۱۵ استعمال سے ختم نبوت شانِ محمدی
ختم نبوت لفظی ٹوٹ سکتا —

حوالہ نمبر ۴ الحکم ۱۷-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ کالم ۳)

اس طرح دونوں امور کا لحاظ نہایت حکمت اور کمال لطافت سے رکھ لیا گیا۔ ادھر یہ کہ آنحضرت صلعم کی کسر شان بھی نہ ہو۔ اور ادھر موسوی سلسلے سے مماثلت بھی پوری ہو جاوے تیرہ سو برس تک نبوۃ کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوۃ کے عظمت کے پاس سے نہ کیا اور اسکے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرت صلعم کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسواسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بولدیا یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے کہ آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرمادیا کہ اچھا اب کر لیا کرو پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ تازہ بت پرستی سے ہٹے تھے تا پھر وہ اسی عادت کی طرف غور نہ کریں پھر جب دیکھا کہ اب ان کے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دیدی۔ بالکل اسی طرح یہ امر ہے۔

حوالہ نمبر ۵ الحکم ۱۷-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء (صفحہ ۹ کالم ۳)

پہلے تیرہ سو برس اس عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا اگرچہ صفتی رنگ میں صفت نبوت اور لفظ نبوت موجود تھے اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی پاس وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا مگر اب وہ خوف رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمادیا (صفحہ ۹ کالم ۳)

حوالہ نمبر ۶ الحکم ۱۷-اپریل سنہ ۱۹۰۳ء (صفحہ ۹ کالم ۳)

آپ کے جانشینوں اور آپکی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امر مدنظر رکھنے ضروری تھے اول عظمت آنحضرت صلعم اور دوم عظمت اسلام سو آنحضرت صلعم کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر ۱۳۰۰ برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا تاکہ آپکی ختم نبوت کی ہتک نہ ہو کیونکہ اگر آپ کے بعد ہی آپکی امت کے خلیفوں اور صلحا لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا جیسے حضرت موسیٰ کے بعد کے لوگوں پر بولا جاتا رہا تو اسمیں آپکی ختم نبوت کی ہتک تھی اور کوئی عظمت نہ تھی سو خدا نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپکے بعد تیرہ سو برس تک اس لفظ کو آپکی امت پر سے اٹھا دیا۔ تا آپکی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جاوے اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اسمیں بھی بعض ایسے

افراد ہوں جن پر آنحضرت کے بعد لفظ نبی اللہ بولا جائے اور تا پہلے سلسلہ سے اس کی مماثلت پوری ہو اس لئے آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے آپکی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوا دیا اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا اور موسوی سلسلہ کی مماثلت بھی قائم رکھی اور عظمت اور نبوت بھی قائم رکھی

پہلی فصل

محمدی ختمیت کی نظیریں

حقیقتیں نظیروں کے ساتھ ہی کھلتی ہیں

جاننا چاہیئے کہ حقیقتیں ہمیشہ نظیروں کے ساتھ ہی کھلتی ہیں جیسے کہ حضرت مسیح موعود تحفہ گولڑویہ سطر ۱۳ صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں حقیقتیں نظیروں کے ساتھ ہی کھلتی ہیں۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھکر جب ہم محمدی ختمیت کی نظیروں پر نظر کرتے ہیں تو روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ محمدی ختم نبوت سے باب نبوت مسدود نہیں ہوتا بلکہ کھلتا ہے کیونکہ محمدی ختمیت کی دوسری ختمیتوں سے مشابہت کی تکمیل یہ بات لازم کرتی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد باب نبوت کھلا ہو ورنہ وہ مشابہت بالکل باطل ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ محمدی ختمیت کی کامل نظیریں ہمیں صرف دو نظر آتی ہیں . . . .

(۱) آدمی ختمیت۔ یعنی وہ ختمیت جو حضرت آدم علیہ السلام میں ثابت ہے

(۲) احمدی ختمیت یعنی وہ ختمیت جو حضرت احمد قادیانی میں ثابت ہے

لیکن ایک اور ختمیت ہوئی ہے یعنی عیسوی ختمیت وہ ختمیت ہرگز ہرگز محمدی ختمیت کی کامل نظیر نہیں کیونکہ جیسا کہ آگے چل کر انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کیا جاویگا محمدی ختمیت اور عیسوی ختمیت کی آپسمیں بلحاظ انکی غرض و غایت کے سخت مغائرت ہے۔

محمدی ختمیت کی پہلی نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ آدم علیہ السلام خاتم المخلوقات ہیں۔

حوالہ منبع تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۸

آنحضرت صلعم اس طرح
خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ
آدم علیہ السلام خاتم المخلوقات

یہ بعثت محمدی جو تکمیل اشاعت کے لئے تھا جو بروز موسوی اور عیسوی کے پیرایہ میں تھا اسکے لئے بھی خدا کی حکمت نے یہی چاہا کہ چھٹے دن میں ظہور میں آوے جیسا کہ تکمیل ہدایت چھٹے دن میں ہوئی تھی سو اس کام کے لئے ہزار ششم کیا گیا جو خدا کا چھٹا دن ہے اسمیں حکمت یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ آدم علیہ السلام خاتم المخلوقات ہیں پس خدا تعالے نے چاہا کہ جیسا کہ اس حضور نبوی کی مشابہت حضرت آدم سے مکمل کرنیکے لئے تکمیل ہدایت قرآنی کا چھٹا دن مقرر کیا یعنے روز جمعہ اور اسی دن یہ ہدایت نازل ہوئی۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔۔ الخ ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے الف سادس چھٹا ہزار مقرر فرمایا جو حسب تصریح آیات قرآنی بمنزلہ روز ششم ہے۔

نوٹ مندرجہ بالا حوالہ بصراحت اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آنحضرت صلعم ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں جن معنوں میں حضرت آدم علیہ السلام خاتم المخلوقات ہیں اور ظاہر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خاتم المخلوقات ہونا ان معنوں میں ہرگز نہیں کہ گویا حضرت آدم آئندہ مخلوقات کے پیدا ہونیکے لئے روک اور باب خلقت کو مسدود کرنیکا ذریعہ تھے بلکہ آدم علیہ السلام کا خاتم المخلوقات ہونا ان معنوں میں ہے کہ اول آدم علیہ السلام اشرف المخلوقات ہے اسلئے آپ خاتم المخلوقات ٹھہرے دوسرے آدم علیہ السلام کے بعد قیامت تک کوئی بھی ایسی مخلوق نہیں ہوسکتی جو اشرف المخلوقات ہوسکے بجز اسکے جو آدم ع کے نمونہ اور طرز پر ہو بعینہ اسی طرح آنحضرت صلعم ایک تو اسوجہ سے خاتم الانبیاء ہیں کہ آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہیں۔ دوم آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا بجز اسکے جو آپ کے لئے بطور ظل کامل کے ہو۔ اور لطیف تر بات یہ ہو کہ جہاں خاتم الانبیاء کی خاتم المخلوقات سے مشابہت فی الختمیت یہ ثابت کرتی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد سلسلہ نبوت بند ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ آنحضرت کے بعد وہی نبی ہوسکتا ہے جو آنحضرت صلعم کے جمیع کمالات کا ظلی طور پر علی وجہ الاتم بالفعل جامع ہو ورنہ کسی اور کا نبی ہونا جو علی وجہ الاتم بروز کامل نہ ہو ختم نبوت کے اس طرح منافی ہے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے بعد بجز حیوان ناطق جسم کے کسی اور حیوان کا اشرف المخلوقات کہلانیکا مستحق ہونا اور یہی وہ بات ہے جو اس حوالہ سے ثابت ہوتی ہو اور یہی وجہ ہو کہ من حیث الظل خاتم الانبیاء کی دوسری بعثت جو اتم اور اکمل ہو اور جو آنحضرت صلعم کے دوسرے فرض منصبی یعنے تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مقدر ہی

وہ ایک ہی ہے جو چھٹے ہزار کے آخر میں ہے

یوں تو آنحضرت صلعم کی بروزی بعثتیں بہت ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی لیکن وہ بروزی بعثت جو آنحضرت صلعم کی فرض منصبی کی تکمیل کے لئے ہے یعنی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے وہ بروزی بعثت نبویہ علی وجہ الاتم پہلی بعثت کے کھلے کھلے طور پر بکلی ہمرنگ ہے اور اس طرز کی بعثت صرف ایک ہی ہے کیونکہ خاتم الانبیاء کی خاتم المخلوقات سے تکمیل مشابہت کے لئے لازمی ہے کہ یہ بعثت چھٹے ہزار کے آخر میں ہو۔ اور چھٹے ہزار کا آخر صرف ایک ہی وقعہ دنیا میں آسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس طرز کی بعثت صرف ایک ہی ہے اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۸ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۸)

غرض آنحضرت صلعم کے لئے دو بعث مقرر تھے (۱) ایک بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے (۲) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے یہ دونوں قسم کی تکمیل روز ششم سے وابستہ تھی تا خاتم الانبیاء کی مشابہت خاتم المخلوقات سے اتم اور اکمل طور پر ہو جاوے اور تا دائرہ خلقت اپنے استدارات کاملہ کو پہنچ جاوے سو ایک تو وہ روز ششم تھا جسمیں آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی اور دوسرا وہ روز ششم ہے جسکی نسبت آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں وعدہ تھا یعنی آخری حصہ ہزار ششم

(ختم الانبیاء کی قوم خاتم المخلوقات سے تکمیل / نبی بعثت کے لئے دوسری بار آنحضرت صلعم / کا ظہور بعثت چھٹے ہزار کے آخر میں ہو۔)

حوالہ نمبر ۹ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹)

آیت و آخرین منہم اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو منہم کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزون ہوگا مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلعم کے رنگ میں ہوگا اور اسکے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہونگے

حوالہ نمبر ۱۰ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱)

آنحضرت صلعم کا جیسا کہ یہ فرض تھا کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں لیکن آنحضرت صلعم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی × × × لیکن اسوقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی × × × × اسلئے خدا کی تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی

کردیا جسمیں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہوگئے وغیرہ وغیرہ × × سو اسوقت حسب منطوق آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً آنحضرت صلعم کے دوسرے بعث کی ضرورت پڑی × × × اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت وآخرین منہم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلعم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا۔ جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی میں اسکے مشابہ تہا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اسکو عطا کیا تاکہ یہ سمجہا جائے کہ گویا اسکا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلعم کا ظہور تھا۔

ذیل کا حوالہ ایک بڑی زبردست دلیل ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ختم نبوت سے باب نبوت ہرگز ہرگز بند مانا جاسکتا ہی نہیں کیونکہ تقدیر کے نوشتے کبھی نہیں کرٹل سکیں اور تقدیر یہی ہے کہ محمدی ختم نبوت آنحضرت صلعم کے وقت میں اپنی حقیقی تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی بلکہ اسکی حقیقی تکمیل کے لئے مسیح موعود کا وقت مقدر ہے

حوالہ نمبر ۱۱ حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب

(ختمیت نبوت — چھٹا ہزار سال آخری)

اعلموا ان الختمیۃ اعطیت من الازل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم اعطیت لمن علمہ روحہ وجعلہ ظلہ نبارک من علم وتعلم فان الختمیۃ کانت مقدرۃ فی الالف السادس الذی ہو یوم سادس من ایام الرحمٰن یشابہ ابا البشر من کان ہو خاتم نوع الانسان واقتضت مصالح اخری ان یبعث رسولنا فی الیوم الخامس اعنی فی الالف الخامس بعد آدم لما کان الیوم الخامس یوم اجتماع العالم الکبیر وہو ظل لآدم الذی اعزہ اللہ واکرمہ الخ (ترجمہ) تمہیں معلوم رہے کہ ختمیت ختم نبوۃ عطا کی گئی ہی ازل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر عطا کی گئی ہے اسکو جسے آپکی روح نے تعلیم دی۔ اور اسے اپنا ظل ٹھہرایا پس مبارک ہے جسنے سکہایا اور جسنے سیکہا پس تحقیق حقیقی ختم نبوت مقدر تہی چھٹے ہزار میں جو اللہ تعالےٰ کے دنوں سے چھٹا دن ہی تا اس سے حضرت ابو البشر کی بھی اس شخص سے مشابہت پائی جاوے جو نوع انسان کا خاتم ہے اور کچھ اور مصلحتیں بھیں جنکے مقتضی سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بعد آدم پانچویں دن یعنی پانچویں ہزار میں مبعوث فرمائے گئے اسلئے کہ پانچویں دن عالم کبیر کے اجتماع کا دن ہی اور وہ یعنی نبی کریم صلعم ظل ہی آدم کے لئے جسکو اللہ تعالےٰ نے معزز اور مکرم بنایا پس تحقیق

آدم نے جمع کیا اپنی ذات میں جو کچھ کہ متفرق طور پر اسمیں عالم کبیر میں پایا جاتا تھا اور پس بلا شک عالم کبیر آدم کے لئے انواع واقسام کی صورتوں میں اس مرتبہ پیدائش میں ظاہر ہوا ہی جو پہلا مرتبہ تھا پس پیدا کیا گیا آدم ان معنوں سے پانچویں دن میں بلا کسی شک وشبہ کے پھر ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے اس بات کا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کو پیدا کیا جاوے جو آدم ہے دوسری پیدائش کے لحاظ سے چھٹے ہزار میں اپنی پہلی پیدائش کے بعد جیسا کہ پیدا کیا گیا پہلے اس سے آدم صفی اللہ چھٹے دن کے آخر حصہ میں جو ابتدا پیدائش کے دنوں سے چھٹا ہے تا اول اور آخر میں یہ مشابہت پوری ہو جاوے اور وہی جمعہ کا حقیقی دن ہے اور آدم کا جمعہ اس کے لئے ایک ظل ہے عقلمندوں کے نزدیک پس پکڑا اس نے بروز کے طریق پر اپنی امت سے ایک مظہر واسطے اپنے اور وہ وہی ہے جو اسکے لئے اسکے اسم اور اسکی ماہیت میں عین کی طرح یعنے اسکی ذات کی مانند ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲ خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔

آنحضرت صلعم سلسلہ نبوۃ کو ختم کرنے والے تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود سلسلہ ولایت کو ختم کرنے والے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۳ براہین حصہ پنجم صفحہ ۸۹

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالےٰ نے میرا نام احمد اور محمد بھی رکھا اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلعم خاتم نبوت ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے۔

آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود خاتم ولایت ہیں۔

نوٹ اب ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت نبی کریم صلعم ان معنوں میں خاتم الانبیاء سلسلہ نبوۃ کو ختم کرنے والے اور خاتم نبوت ہیں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود خاتم الاولیاء سلسلہ ولایت کو ختم کرنے والے اور خاتم ولایت ہیں پس جو معنے مسیح موعود کے خاتم الاولیاء ہونے سے مراد لئے جاسکتے ہیں وہی معنی آنحضرت صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے سے مراد ہونگے چنانچہ ذیل میں بالمقابل حوالے درج کرتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلعم کے سلسلہ نبوۃ کو ختم کرنے سے بعینہٖ وہی مراد لی ہے جو اپنی نسبت سلسلہ ولایت کو ختم کرنے سے مراد لی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مسیح موعود کے سلسلہ ولایت کو ختم کرنے سے مراد	آنحضرت صلعم کے سلسلہ نبوت کو ختم کرنے سے مراد
حوالہ نمبر خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵ میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلعم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہی جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا	**حوالہ نمبر ۱۴ ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب (ترجمہ از عربی)** نبوت ختم کی گئی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو آپ کے نور سے منور کیا گیا اور حضرت کبریا کی طرف سے اسکا وارث بنایا گیا۔ **حوالہ نمبر ۱۵ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ (ترجمہ از فارسی)** ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور

بعد اسکے کوئی پیغمبر نہیں مگر وہی جو اسکے فیض سے پرورش یافتہ ہو اور اسکے وعدہ کے مطابق اسکا ظہور ہوا ہو۔

حوالہ نمبر ۱۶ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۱ (ترجمہ از فارسی)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نبی صلعم (خاتم الانبیاء) اور سب پیغمبروں سے بڑھکر ہیں اور اسکے بعد کوئی پیغمبر نہیں مگر وہ جو آپکی امت میں سے ہو اور آپکی روحانیت سے فیض یافتہ ہو۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے اس تقابل سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ آنحضرت صلعم کے سلسلہ نبوت کو ختم کرنیکے بعینہٖ وہی معنی مراد ہیں جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ ولایت کو ختم کرنیکے معنے مراد ہیں اور جس طرح حضرت مسیح موعود کے بعد آپکی مہر سے سلسلہ ولایت چلتا ہے بند نہیں ہوتا بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد آپکی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے بند نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر ۱۷ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵ و ۶

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جنکے ذریعہ اور طفیل سے عام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔ ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے صفحہ ۵ × × اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلعم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جسمیں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اسکے سر پر پیدا ہو اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس

آنحضرت صلعم آخری نبی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود آخری امام ہیں۔ مسیح موعود کے بعد کوئی امام نہیں مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو

ہزار ہیں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔

اب اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری امام ہیں کہ جس سے آپکے بعد کوئی امام نہیں ہو سکتا بجز اسکے جو آپکے لئے بطور ظل کے ہو یعنی دوسرے لفظوں میں حضرت مسیح موعود کے بعد ظلی امام ہو سکتا ہے اور ظلی امامت کا دروازہ کھلا ہے اور بعینہ یہی معنی حضرت مسیح موعود نے حضرت نبی کریم کے خاتم الانبیاء اور آخری نبی ہونے کے بھی کئے ہیں کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا بجز اسکے جو آپ کے لئے بطور ظل کے ہو یعنی دوسرے لفظوں میں جس طرح مسیح موعود کے بعد ظلی امامت کا دروازہ کھلا ہے بعینہ نبی صلعم کے بعد ظلی نبوۃ کا دروازہ بھی کھلا ہے اور جس طرح ظلی امامت باعتبار نفس حقیقت اور اجزا امامت کے ویسی ہی امامت ہے جیسی کہ دیگر ائمہ اور حضرت مسیح موعود کی بعینہ اسی طرح ظلی نبوت باعتبار نفس حقیقت وجزاء نبوت کے ویسی ہی نبوت ہے جیسی کہ دیگر انبیاء کی خود آنحضرت صلعم کی نبوت میں کوئی فرق نہیں صرف اظہار نشان امر ختم نبوت اور امر ختم ولایت کے لئے لفظ ظلی کا استعمال کیا گیا ہے ورنہ یہ لفظ ظلی نبوت یا امامت کے معاملہ میں کوئی فرق یا نقص نہیں ڈالتا۔

اس حوالہ سے ان لوگوں کا رد بھی لازم آتا ہے جو کہتے ہیں کہ ظلی نبوت گو کامل طور سے حاصل کر لی گئی ہو تب بھی وہ نبوت نہیں محدثیت ہے اگر ظلی نبوت کے یہی معنے ہیں کہ اسکو نبی ہونے تک پانے والا زمرۂ انبیاء میں شامل نہیں ہو سکتا تو پھر لامحالہ ظلی امامت اور ظلی امام کے بھی یہی معنے ہونگے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد آئندہ کوئی حقیقتاً امام نہیں ہو سکتا اور یہ باطل ہے پس جو مستلزم باطل ہے وہ بھی باطل ہے۔

ذیل کے حوالجات کا تقابل اسبات کو خوب ہی کھولدیتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے کے وہی معنے ہیں جو مسیح موعود کے آخری امام ہونے کے معنے ہیں۔

مسیح موعود کے آخری امام ہونیکے معنی	آنحضرت کے آخری نبی ہونے کے معنی
حوالہ نمبر ۹ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۹	**حوالہ نمبر ۱۸ کشتی نوح صفحہ ۱۵**
اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلعم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے	عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلعم اسکا نبی ہے وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے

جس میں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اسکے سر پر پیدا ہو .... اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو“

بڑھکر ہے اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔

حوالہ نمبر ۱۹ ۔ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲

(ترجمہ از عربی)

اور تحقیق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ انکے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو اسکے نور سے منور کیا جائے اور اسکا ظہور اسکے ظل کا ظہور ہو“

اب اس تقابل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپکی ختم امامت کی وجہ سے جس طرح اور جن معنوں میں ظلی امامت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ کھلا ہے اسی طرح اور انہی معنوں میں آنحضرت صلعم کے بعد آپکی ختم نبوۃ کی وجہ سے ظلی نبوت کا دروازہ بند نہیں بلکہ کھلا ہے اور جو معنی ظلی امام کے ہو سکتے ہیں وہی معنی ظلی نبی کے بھی بنینگے اور جو معنی آخری امام کے ہیں وہی معنی آخری نبی کے ہیں۔

عیسوی ختمیت اور محمدی ختمیت آپس میں ایکدوسرے کی نظیر نہیں ٹھہر سکتیں

اس سے پہلے بتوفیق الٰہی ہمنے دو ختمیتوں کا ذکر کیا ہے جو اپنی غرض اور حقیقت کے اعتبار سے محمدی ختمیت کی نظیر ہیں اور جو یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر کر رہی ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کسی کا نبی ہونا ممتنع اور محال نہیں بلکہ لازم ہے اسکے بعد ہم عیسوی ختمیت پر غور کرتے ہیں کہ آیا وہ محمدی ختمیت کی نظیر ٹھہر سکتی ہے یا نہیں عیسوی ختمیت پر غور کرنیکی اسواسطے ضرورت پیش آئی ہے کہ بعض نادانوں نے نہایت ہی ظلم کی راہ سے محض اسمی مشارکت کو دیکھکر عیسوی ختمیت کو محمدی ختمیت کی کامل نظیر قرار دے کر تکمیل مشابہت ہونیکے لیے یہ دلیل نکالی ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کے خاتم الانبیاء ہونے سے بنی اسرائیل میں آئندہ کوئی نبی نہیں ہو سکتا اسی طرح نبی کریم کے بعد نہیں ہو سکتا چونکہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں اس بات کی بہت تلاش کی ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود نے محمدی ختمیت کو عیسوی ختمیت کے کہیں مشابہ بھی قرار دیا ہے اور دوسرے اس مشابہت کی تکمیل کی غرض سے کہیں یہ استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد اسواسطے کوئی نبی نہیں آسکتا کہ آنحضرت صلعم ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں۔ جن

معنوں میں عیسیٰ علیہ السلام موسوی سلسلہ کا خاتم الانبیاء ہے لیکن میں نے کسی ایک جگہ بھی ایسا لکھا ہوا نہیں پایا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے محمدی ختمیت کو عیسوی ختمیت سے کوئی مشابہت دی ہو اور یہ مشابہت ہو بھی کس طرح سکتی ہے جبکہ محمدی ختمیت اور عیسوی ختمیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے محمدی ختمیت سے حضرت نبی کریم صلعم تمام کمالات نبوت کو اپنے اندر اتم اور اکمل طور پر جمع کرنے والے ہیں اور عیسوی ختمیت سے حضرت عیسیٰ الٹے انتقال نبوت کی ایک دلیل ٹھہرتے ہیں محمدی ختمیت سے آنحضرت صلعم آئندہ کے لئے خدا کے فیض پہنچانے کا ایک ذریعہ اور واسطہ ٹھہراتے ہیں لیکن عیسوی ختمیت سے حضرت عیسیٰ آئندہ کے لئے بنی اسرائیل کے لئے فیوض الٰہیہ کی روک کا ذریعہ ٹھہرتے ہیں۔ پس یہ سراسر جہالت اور نادانی ہے کہ محض اسمی مشارکت سے عیسوی ختمیت کو محمدی ختمیت کی نظیر قرار دیا جائے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ نہ صرف جہالت ہی ہے بلکہ محمدی ختم نبوت پر ایک ایسا خطرناک حملہ کرنا ہے جس سے ایک شخص کا بشرطیکہ اسمیں ذرہ سی بھی محبت محمدی ختم نبوت سے ہو۔ دل کانپ اٹھتا ہے ونعوذ باللہ من ہذا البہتان

محمدی ختم نبوۃ اور عیسوی ختم نبوۃ میں بلحاظ غرض و غایت ضدین کا فرق ہے

عیسوی ختم نبوت کی غرض انتقال نبوت اور اظہار امر ہے

حوالہ نمبر ۲۰ خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۳

(عیسوی ختم نبوت کی غرض انتقال نبوت)

"خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا۔ اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے انکو دلیل ٹھہرایا

حوالہ نمبر ۲۱ خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۴

(عیسوی ختم نبوت کی غرض اظہار غضب)

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو موسوی سلسلہ کا خاتم الانبیاء اسلئے بنایا تاکہ اپنا غضب یہود پر ظاہر کرے۔ پس

محمدی ختم نبوۃ کی غرض اظہار امر رحمت اور افاضہ کمال کرنا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۳ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶-۹۷ حاشیہ

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلعم کو خاتم بنایا یعنی افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوۃ بخشتی ہے اور آپکی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

حوالہ نمبر ۲۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸

خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا

حوالہ نمبر ۲۲ - اشتہار واجب الاظہار صفحہ ۳

عیسیٰ علیہ السلام اسی غرض سے نبوت کا آخری ایڈیشن ٹھہرائے گئے خدا اپنا غضب ظاہر کرے

خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے چودہ برس بعد اپنا مسیح ان میں بھیجا۔ جو لڑائیوں کا سخت مخالف تھا وہ درحقیقت صلح کا شہزادہ تھا اور صلح کا پیغام لایا لیکن بدقسمت یہودیوں نے اسکا قدر نہ کیا اسلئے خدا کے غضب نے عیسیٰ مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لئے آخری اینٹ کر دیا"۔

محمدی ختم نبوت کی غرض افاضۂ کمال ہے نبی کی اتباع سے علاوہ محدثیت کے نبوۃ بھی مل سکتی ہے

جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔ اسکی نظیر محدود نہ تھی اور اسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اسکے نفس کے اندر کامل ہمدردی تھی اسلئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اسکو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اسے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہیں بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جسکے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

حوالہ نمبر ۲۵ - الوصیۃ صفحہ ۱۱-۱۲

محمدی ختم نبوت کی غرض افاضۂ کمال ہے نبی کی اتباع فیض رسانی سے سب نبوتوں سے زیادہ فیض ہے

تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اسکے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی۔ اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اسمیں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبیوں کا خاتمہ ہے × × × لیکن یہ نبوت اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اسمیں فیض ہے۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا حوالے اس بات کا ثبوت ہیں کہ عیسوی ختم نبوت کی وجہ سے لاریب انقطاع سلسلہ نبوت ہوا ہے کیونکہ اس ختم نبوت کی غرض اظہار امر غضب اور انتقال نبوت ہے جو اس بات کو مستلزم ٹھہرا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آپکی ختم نبوت کی غرض کو قائم رکھنے کے لئے سلسلہ نبوۃ کا بکلی انقطاع ہو جاوے یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی بعد عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوا لیکن محمدی ختم نبوت کی وجہ سے ہرگز ہرگز انقطاع نبوت لازم نہیں آتا کیونکہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی غرض اظہار امر رحمت اور افاضۂ کمال ہے جو اس بات کو مستلزم ہے کہ محمدی ختم نبوت کی غرض کو قائم

رکھنے کے لئے آنحضرت صلعم کے بعد سلسلہ نبوۃ آنحضرت صلعم کی مہر اور افاضہ سے چلے۔ اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیے اور ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ چونکہ محمدی ختم نبوت کی غرض اور عیسوی ختم نبوت کی غرض آپس میں بالکل ضد اور برعکس واقع ہوئی ہے محمدی ختم کی غرض اظہار امر رحمت اور افاضہ کمال۔ عیسوی ختم نبوت کی غرض اظہار امر غضب اور انتقال نبوت اسلئے لازمی ہے کہ محمدی ختم نبوت اور عیسوی ختم نبوت اپنے اثر اور انجام کے رو سے بھی بالکل منافی اور ضد ہوں اور وہ منشا پورا ہو ہی نہیں سکتا اس امر تک کہ مان لیا جاوے کہ عیسوی ختم نبوت کی وجہ سے انقطاع نبوت لازم آتا ہے اور محمدی ختم نبوت کی وجہ سے ابراء اور جریان نبوت لازم آتا ہے پس اگر یہ مانا جاوے کہ محمدی ختم نبوت کی وجہ سے انقطاع اور امتناع نبوت ہوا ہے تو اسکے دوسرے لفظوں میں معنے ہونگے کہ آنحضرت صلعم نعوذ باللہ اظہار امر غضب اور انتقال نبوت کے لیے خاتم النبیین ٹھہرائے گئے ہیں کیونکہ انقطاع نبوت اظہار امر غضب کو لازم ٹھہرا ہوا ہے پس کوئی مسلمان آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین مانتا ہوا ہرگز یہ لفظ بھول کر بھی منہ سے نہ نکالیگا کہ نعوذ باللہ آپکی ختم نبوت کی وجہ سے نبوت کی انقطاع اور امتناع نبوت ہوگیا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا مانیگا تو اسکو لازم ہے کہ آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعٰلمین کی بجائے زحمۃ للعٰلمین اور تمام دنیا کے لیے ایک لعنت اور نحوست قرار دے۔ ونعوذ باللہ من ہذا البہتان

فصل دوم
محمدی ختم نبوت اور اسکے امتیازی نشان

پہلی فصل میں ہم نے بتوفیق الٰہی بتمام دکمال نظیروں کے ساتھ اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت کی رو سے باب نبوت ہرگز مسدود نہیں ہوتا بلکہ برابر چلتا ہے اور نیز محمدی ختمیت کی موسوی ختمیت کے ساتھ تکمیل مشابہت صرف ایک ہی فرد امت کا ہونا لازم کرتی ہے اور در حقیقت محمدی ختم نبوت سے نبوت کا جاری رہنا اور ایک نبی کا ہو جانا بھی ایک عظیم الشان امتیازی نشان ہے جو کسی غیر خاتم الانبیاء نبی میں ہرگز پایا نہیں جاتا۔ لاریب کوئی نبی کسی دوسرے کو اپنے افاضہ روحانیہ اور کمال نبوت سے محدث سے بڑھکر نبی کے مقام پر نہیں پہنچا سکتا لیکن خاتم الانبیاء نبی کا یہ ایک امتیازی نشان ہے کہ وہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے اگر خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت کا تقاضا ہو تو ایک امتی کامل پیرو کو محدث سے بڑھکر نبی کے مقام پر بھی پہنچا سکتا ہے اور یقیناً پہنچا سکتا ہے لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ خاتم الانبیاء کے اور معنوں میں نبی گر ہے کہ خاتم الانبیاء بجز خدا تعالیٰ کی

فیلنگ اور حکم سے ہر ایک کو بغیر کسی ضرورت حقہ کے نبی بناتا پھرے بلکہ جس طرح اور جن معنوں میں دیگر انبیاء محدث گئے ہیں اسی طرح اور انہی معنوں میں حضرت خاتم الانبیاء نبی گر ہے اور نبی گر ہونیکے یہ بھی معنی نہیں کہ نبوت اب موہبت نہیں رہی بلکہ اجر عمل کے طور پر ملتی ہے تا ہر عامل کو ملجاوے بلکہ جس طرح محدثیت باوجود انوار نبوت سے مکتسب و مستفاد ہونیکے حقیقت میں محض موہبت ہے اکتساب نہیں بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد کسی کا انوار نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاد ہو کر نبی ہونا نفس حقیقت میں محض موہبت ہے اکتساب نہیں کیونکہ انوار نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاد ہونا تو ایک شرط ہے نہ کہ علت اور اسکی غرض محض ختم نبوت کے نشان کو قائم رکھنا اور آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان کا اظہار کرنا ہے محض غلط اور بہتان عظیم ہے کہ آگے نبی خدا بناتا تھا اب آنحضرت صلعم بوجہ خاتم النبیین ہونیکے نبی بناتے ہیں اب بھی نبی خدا ہی بناتا ہے اور اسی سنت قدیمہ سے نبی بناتا ہے جس سنت پر وہ پہلے نبی بنایا کرتا تھا نبی تو نبی محدث بھی خدا ہی بناتا ہے اور اسی قدیم سنت کے ماتحت بناتا ہے جس طرح وہ پہلے بنایا کرتا تھا ہاں نبی صلعم کو خدا تعالے نے یہ عزت اور شرف بخشا ہے جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دیا گیا کہ اب نبی آنحضرت صلعم کے واسطہ اور ذریعہ سے بنتا ہے یعنی آپ ہی کی امت میں سے ہوتا ہے۔

محمدی ختم نبوت کا پہلا امتیازی نشان

آنحضرت صلعم کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور دوسرے انبیاء کی روحانی توجہ نبی تراش نہیں۔

> آنحضرت صلعم کا نام الہامی زبان میں خدا کی مہر ہے اور جب وہ مہر خدا کی فیلنگ کے ساتھ اپنا کام کرتی ہے تو ایک مہدی کو نبی بنا دیتی ہے

حوالہ نمبر ۲۶ - حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ حاشیہ

یہ وحی الٰہی کہ "خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا" اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی "مہر" نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلعم کا پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے وہ نبی ہے۔

> خاتم النبیین کے خصوصی معنے ایسا نبی جس کی روحانی توجہ نبی تراش ہے

حوالہ نمبر ۲۷ - حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلعم کو صاحب خاتم بنایا یعنے آپکو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنے آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپکی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

نوٹ - خدا کی وحی میں آنحضرت صلعم کو خدا کی مہر قرار دیا گیا ہے اور آنحضرت صلعم کا خدا کی مہر ہونے

سے اسقدر شان بلند ہوا ہے کہ آپکی روحانی توجہ نبی تراش ہے اب ظاہر ہے کہ مہر ایک واسطہ ہوتی ہے کہ جس پر صاحب مہر لگانا چاہے اسی پر وہ لگتی ہے نہ کہ خود بخود بغیر صاحب مہر کی خواہش اور مرضی کے ہر ایک پر لگا کرتی ہے پس آنحضرت کو عالم وحی میں خدا کی مہر قرار دینا صاف یہ بات ثابت کرتا ہے کہ وہ مہر اپنی روحانی تاثیر کا کمال تام صرف اسی شخص پر ظاہر کر سکتی ہے جس پر خدا تعالیٰ کی مرضی ہو پس یہ اعتراض کہ خدا کی مہر ۱۳۰۰ سو سال تک کہاں رہی کیا آنحضرت صلعم میں بخل تھا یا امت کے افراد کامل سب کے سب نالائق تھے اس سے رد ہو جاتا ہے کہ مہر تو خدا کی ہے جس پر وہ چاہے اسی پر اسکو لگاتا ہے یہ اس خدا سے پوچھو جس نے سوائے مسیح موعود کے اور سب کو اس مہر کی تاثیرات سے کامل حصہ لینے سے روک رکھا یہ سوال تو ہم پر نہیں بلکہ خدا پر ہے خدا نے اپنی حکمت کاملہ اور مصلحت بالغہ کے ماتحت صرف ایک پر ہی اپنی مہر لگائی اور پر نہیں لگائی۔

محمدی ختم نبوت کا دوسرا امتیازی نشان

آنحضرت صلعم کی مہر سے علاوہ محدثیت کے نبوت بھی مل سکتی ہے۔ لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام کی مہر سے نبوت نہیں ملتی۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد اسی قسم کی نبوت کا دروازہ کھلا ہے جس قسم کی نبوت دیگر انبیاء علیہم السلام کے امتیوں کو ملتی رہی ہے اور وہ نبوت محدثیت ہی ہے نبوت نہیں گویا آنحضرت صلعم کے کمال نبوت کی وجہ سے محدثیت سے بڑھکر نبوت نہیں مل سکتی۔ اور آپکی ختم نبوت کا کوئی امتیازی کمال نہیں لیکن ہم ذیل کے حوالوں میں صریح طور سے دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کا امتیازی کمال ہی صرف یہ ہے کہ ایک کامل محمدی کو آنحضرت صلعم کے کمال نبوت کی وجہ سے محدثیت کے اوپر نبوت بھی مل سکتی ہے اور اگر بفرض محال مانا جاوے کہ آنحضرت صلعم کے کمال نبوت کی وجہ سے صرف محدثیت ہی ملتی ہے نبوت نہیں مل سکتی تو اسمیں آنحضرت صلعم کی کوئی امتیازی خصوصیت قائم نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ محمدی ختم نبوت کی امتیازی خصوصیت ہی یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر سے نہ صرف دیگر انبیاء کی طرح محدثیت ہی ملتی ہے بلکہ ختم نبوت کی امتیازی خصوصیت کی وجہ سے نبوت بھی مل سکتی ہے۔

[illegible]

حوالہ نمبر ۲۸ - حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷

اگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اسکی نظر محدود نہ تھی اور اسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کوئی قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اسکے

نفس کے اندر کامل طور پر موجود تھی اسلئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اسکو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہیں بجز اسکی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔

حوالہ نمبر ۲۹ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵

اور اسکی امت کے لئے کبھی قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

خاتم الانبیاء کے خصوصی معنے ایسا نبی جس کی مہر سے ایک محمدی کو علاوہ مکالمہ و مخاطبہ کے نبوت بھی مل سکتی ہے

حوالہ نمبر ۳۰ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ

اس امت میں آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔ اسرائیلی نبیوں کو الگ کر کے باقی تمام لوگ اکثر موسوی امت میں ناقص پائے جاتے ہیں رہے انبیاء سو ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کچھ نہیں پایا۔ بلکہ براہ راست نبی کئے گئے۔

آنحضرت کے کمال فیضان کی امتیازی خصوصیت امت محمدیہ میں ہزارہا اولیاء ہوئے اور ایک امتی نبی بھی ہوا دوسرے انبیاء کی امت میں امتی نبی کی نظیر نہیں

حوالہ نمبر ۳۱ (الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ خاتم ہیں آپ کی مُہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے۔

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جسکی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہی

حوالہ نمبر ۳۲ (الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

آنحضرت کی مُہر کے سوائے اب کوئی نبوت نہیں چل سکے گی × × روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہیگا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہوگا نہ الگ طور پر وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپکی مُہر ہوگی۔

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جسکی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہی

حوالہ نمبر ۳۳ (الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپ میں ۔۔۔ ہو کر اور آپ کی مُہر سے

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جسکی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے

حوالہ نمبر ۳۴ (الحکم ۱۷-اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ کالم ۳)

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جس کی مہر اور اذن سے نبوت کا سلسلہ جاری ہے	آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی مہر اور اذن سے نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔

حوالہ نمبر ۳۵ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

خاتم النبیین کا خصوصی امتیاز — آنحضرت کی امت کی مہر سے نبوت کا فیض [illegible]

اصل بات یہ ہے کہ آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسے کہ لفظ کا کن ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلعم کی مہر سے ہوگی کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت صلعم کی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئندہ نبوت کا فیض آپ کے ذریعہ اور مہر سے ملیگا۔

حوالہ نمبر ۳۶ (الحکم ۱۷-اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰ کالم ۳)

خاتم النبیین کے معنی ایسا نبی جو چشمہ افادات فیوض نبوت ہے	ہم رسول اللہ صلعم کو چشمہ افادات مانتے ہیں۔ ایک چراغ اگر ایسا ہو جس سے کوئی دوسرا روشن نہ ہو وہ قابل تعریف نہیں مگر رسول اللہ صلعم کو ہم ایسا نور مانتے ہیں کہ آپ سے دوسرے روشنی پاتے ہیں۔

محمدی ختم نبوت کا تیسرا امتیازی نشان	آنحضرت صلعم پر ختم نبوت سے تمام کمالات نبوت ختم ہیں۔ دوسرے انبیاء پر تمام کمالات نبوت ختم نہیں۔

حوالہ نمبر ۳۷ (چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۹)

آنحضرت صلعم کا امتیازی فخر خاتم الانبیاء ہونے سے تمام کمالات نبوت آنحضرت پر ختم ہیں	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۸ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

محمدی ختم نبوت کے معنے تمام کمالات نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہیں	آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کے یہ معنے ہیں کہ جمیع کمالات نبوت و رسالت آپ پر ختم ہو گئے ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۹ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۷

[illegible]

و از لفظ ختم نبوت مراد ما ختم کمالات نبوت است بر رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم و او از ہمہ پیغمبران افضل است و اعتقاد میداریم کہ بعد از او ہیچ پیغمبر نیست مگر آنکہ از امت او باشد از روحانیت او

از فیض یافتہ باشند پس در چنیں نبوت وجود غیری نیست ونہ مقام غیرت است

حوالہ نمبر ۴۷ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵

ختم نبوت سے تمام کمالات نبوت ختم ہوئے ہیں	ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہیں۔

محمدی ختم نبوت کا تیسرا امتیازی نشان لازم کرتا ہے کہ نبوت محمدیہ کے کمال کے ثبوت کیلئے امت محمدیہ میں سے کوئی نبی ضرور ہو

جبکہ ثابت ہے کہ ختم نبوت کے معنے یہ ہیں کہ ختم کمالات نبوت۔ اور آنحضرت صلعم پر تمام کمالات نبوت کا ختم ہونا ہی محمدی ختم نبوت کا ایک خاص فخر اور امتیازی نشان ہے تو ان معنوں کی رو سے لازم آتا ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت محمدیہ کے کمال کے ثبوت کے لئے ضرور بضرور کوئی نبی ہو اور اسکے سوا ماننا کہ آنحضرت صلعم پر ختم نبوت سے تمام کمالات نبوت ختم ہیں ایک دعویٰ بلا دلیل ہے جبکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی امت میں باوجود اس کے کہ ان کو فخر حاصل نہیں کہ ان پر ختم نبوت کیجاتی یعنے تمام کمالات نبوت ان پر ختم کئے جاتے ان کی کمال نبوت کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ محدث بناتا رہا تو نبوت محمدیہ کے کمال کو ثابت کرنیکے لئے لازم ہے کہ خدا تعالےٰ کوئی نبی بناوے کیونکہ نبوت محمدیہ کا کمال دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کمال کی طرح صرف یہیں تک ہی محدود نہیں کہ اپنے اندر ایک حد تک نبوت کے کمالات رکھے بلکہ ان تمام نبوتوں سے بڑھکر نبوت محمدیہ میں یہ کمال ہے کہ اپنے اندر ممکن حد تک تمام کمالات نبوت رکھتی ہے پس نبوت محمدیہ کے اس کمال کو لازم ہے کہ خدا تعالےٰ اسکے کمال کے ثبوت کے لئے امت محمدیہ میں صرف محدث ہی نہ کرے بلکہ نبی بھی کرے تاکہ محمدی ختم نبوت کا کمال ثابت ہو چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

سوال - اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں کیونکر نبی ہو سکتا ہے جب کہ اللہ تعالےٰ نے نبوت پر مہر لگادی ہے۔

جواب - پس اس کا جواب یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے اس شخص کا نام نبی اسلئے رکھا ہے تا ہمارے سردار خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو پس

نبوت کے ختم ہونے سے نبوت کے تمام کمالات ختم ہونے مراد ہیں جو کمال نبوت محمدیہ کے ثبوت کے لئے نبی ہونا لازمی ہے

تحقیق اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت متحقق نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس امت کا کمال ثابت نہ ہو۔ اور اسکے سوا کوئی دعویٰ کرنا عقلمندوں کے نزدیک بلا دلیل ہے اور اس کامل فرد پر نبوت کے ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ نبوت کے تمام کمالات اس فرد پر ختم ہو گئے اور بڑے کمالات میں سے نبی کا کمال افاضہ میں ہوتا ہے اور یہ ثابت نہیں ہو سکتا جبتک کہ کوئی نمونہ اسکی امت میں پایا جائے۔

محمدی ختم نبوت کا چوتھا نشان آنحضرت صلعم کی مہر سے تمام نبوتیں تصدیق پاتی ہیں دوسرے انبیاء کی نبوتیں محتاج تصدیق ہیں۔

حوالہ نمبر ۴۲ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

ختم نبوت کے معنے آنحضرت کی مہر تصدیق کے بغیر کوئی نبوت نہیں ہو سکتی

آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کے یہ معنے ہیں کہ جمیع کمالات نبوت و رسالت آپ پر ختم ہو گئی ہیں اور ایک یہ بھی کہ جیسے بادشاہ کی مہر کے بغیر کوئی مسل نہیں ہو سکتا اسی طرح آنحضرت صلعم کی مہر کے بغیر کوئی نبوت سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

حوالہ نمبر ۴۳ (الحکم ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جس کی مہر سے تمام نبوتیں تصدیق پاتی ہیں۔

خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپکی مہر کے بغیر کسی کی نبوت تصدیق نہیں ہو سکتی ہے۔ جب مہر لگجاتی ہے۔ تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلعم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔

نوٹ۔ ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت صلعم کی تصدیقی مہر نہیں۔ اور اگر بغیر تصدیقی مہر آنحضرت صلعم کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے تو اسکے دوسرے معنے یہ ہونگے کہ وہ نبوت صحیح نہیں ہم ذیل میں ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر تصدیق کے بغیر دوسرے تمام نبیوں کی بھی نبوت صحیح نہیں ٹھہر سکتی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”جسکا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے حضرت عیسیٰ کی نبوت کو بھی اسی کے وجود سے رنگ اور رونق ہے ورنہ حضرت مسیح موعود کی نبوت پر اگر گذشتہ مضمون کو الگ کر کے کوئی زندہ ثبوت مانگا جائے تو ایک ذرہ کے برابر بھی ثبوت نہیں مل سکتا۔“ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۹

محمدی ختم نبوت کا پانچواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم صرف نبی امت ہی نہیں۔ بلکہ

نبی الانبیاء بھی ہیں لیکن دوسرے تمام انبیاء صرف نبی امت ہی ہیں۔ نبی الانبیاء نہیں۔

حوالہ نمبر ۴۴۔ چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۹

آنحضرت صلعم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانیوالا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ کا ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔

حوالہ نمبر ۴۵ تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔

خاتم الانبیاء کے معنی نبی الانبیاء کے یعنی ان کے امتی بلا نبوت شریعت کے نبی ہو سکتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۴۶۔ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۴

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔

خاتم الانبیاء کے معنی نبی الانبیاء یعنی انبیاء کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔

حوالہ نمبر ۴۷ چشمہ مسیحی صفحہ ( )

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کامل کی پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے اندھے کہتے ہیں کہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے؟

حوالہ نمبر ۴۸ الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ کالم ۳

یہ بات یوں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد بھی آپ کی امت میں ہی نبوت ہے۔ اور نبی ہیں۔

حوالہ نمبر ۴۹ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ

آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔

حوالہ نمبر ۵۰ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ حاشیہ)

یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونیکے دوسروں پر علوم غیب کے دروازے بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے پس مصفّٰے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت نبوۃ اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اسلئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کیلئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے

خاتم الانبیاء کے معنے نبی الانبیاء ہیں کیونکہ اسکی امت میں نبی اور صدیق ہیں اور قرآنی اصطلاح والی نبوت اور رسالت اسکی امت کو بذریعہ فنا فی الخاتم الانبیاء کے مل سکتی ہے

حوالہ نمبر ۵۱ (الحکم ۱۷-اپریل ۱۹۱۳ء صفحہ ۹ کالم ۲)

آنحضرت صلعم کی امت میں سے ہزاروں انسانوں کو نبوت کا درجہ ملا۔ اور نبوت کے آثار اور برکات ان کے اندر موجود تھے مگر نبی کا نام انپر صرف شان نبوت اور سدباب نبوت کی خاطر انکو اس نام سے ظاہراً ملقب نہ کیا گیا مگر دوسری طرف چونکہ آنحضرت صلعم کے فیوض اور روحانی برکات کا دروازہ بند بھی نہ کیا گیا تھا۔ اور نبوت کے انوار جاری تھے جیسا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر اور اذن سے اور آپکے نور سے نبوت جاری بھی ہے اور یہ سلسلہ بند بھی نہیں ہوا یہ بھی ضروری تھا کہ اسے ظاہراً بھی شائع کیا جاوے تاکہ موسوی سلسلہ کے نبیوں کے ساتھ آپکی امت کے لوگ بھی مماثلت کو پورا کریں اسلئے صاف طور سے (مسیح موعود کے حق میں) نبی اللہ کا لفظ فرمادیا اور اسطرح دونوں امور کا لحاظ نہایت حکمت اور بکمال لطافت سے رکھ لیا گیا۔

خاتم الانبیاء کے معنی نبی الانبیاء کیونکہ ہزارہا افراد کاملہ نے بغیر نبی کے نام سے ظاہراً ملقب ہونے کے درجہ نبوت پایا اور ایک نے یعنی مسیح موعود نے علاوہ مرتبہ نبوت پانے کے ظاہراً نبی کا نام بھی پایا

نوٹ۔ الحکم میں اصل عبارت یوں ہے "مماثلت کو پورا کریں صاف طور سے نبی اللہ کا لفظ فرمادیا"

حوالہ نمبر ۵۲ - (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

یہ کسقدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو آنحضرت صلعم کی امت مکالمہ مخاطبہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کی مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے وہ نبی ہوگا اور ایک پہلو سے وہ امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا۔

آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ اسکی امت میں ہزارہا کالانبیاء بنی اسرائیل ہیں اور ایک نبی

حوالہ نمبر ۵۳ حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷

واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہو کہ آنحضرت صلعم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جاویگا یعنے اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہوسکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً ..... الخ

آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ اسکی امت میں ایک نبی ہے

حوالہ نمبر ۵۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی آنیوالا ہو جو امتی نہیں یعنی آپکی پیروی سے فیضیاب نہیں

آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں۔ کیونکہ آپکا فیضیافتہ نبی ہو سکتا ہے

حوالہ نمبر ۵۵ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۲

قرآن سے ثابت ہو کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہٗ پس اسطرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلعم کی امت ہوئے

نوٹ ۔ وہ لوگ غور کریں جو کہا کرتے ہیں کہ نبی کسی کی امت نہیں ہو سکتا حالانکہ تمام انبیاء حضرت نبی کریم صلعم کی نص قرآنی کی رو سے امت ہیں پھر باوجود امت ہونیکے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہو کہ تمام انبیاء کا آنحضرت صلعم کی امت ہونا اصالتاً اور بالفعل طور سے نہیں پس لتؤمنن ولتنصرنہٗ کو گذشتہ انبیاء کی نسبت دیکھ اسکے یہ معنی ہونگے کہ تمام انبیاء گذشتہ بالفعل آنحضرت صلعم کی امت ہونیکے لئے من حیث الظل دوبارہ مبعوث ہونگے اور اسی طرح اپنا امتی ہونا ثابت کرینگے اور وہ تمام انبیاء کا مظہر ہوکر مسیح موعود ہے جو ایک طرف آنحضرت کا امتی بالفعل بنکر آنحضرت صلعم کو نبی الانبیاء ثابت کرتا ہے اور دوسری طرف نص صریح کے رُو سے وہ رسل اور انبیاء ہو

آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں۔ کیونکہ نص قرآنی سے تمام گذشتہ انبیاء آپکی امت ہیں۔

حوالہ نمبر ۵۶ (نزول المسیح صفحہ ۴)

اسجگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدائے حکیم وعلیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنے بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر با ایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو پس اسنے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھدیا چنانچہ آدم ابراہیم۔ نوح موسیٰ داؤد۔ سلیمان یوسف یحییٰ عیسےٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس

آنحضرت صلعم یقیناً نبی الانبیاء ہیں کیونکہ انکی امت میں ایک ایسا نبی ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات کاملہ کا مظہر ہے اور جس کے پیدا ہونے سے تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں پیدا ہو گئے ہیں

امت میں پیدا ہو گئے یہانتک کہ سب سے آخر مسیح پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے انکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

نوٹ۔ وہ لوگ جو بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں تو پھر ایک ہی نبی کیوں ہوا بہت سے نبی ہونے چاہئیں ان کو چاہیے کہ مندرجہ بالا حوالے کو دو چار دفعہ خوب غور سے پڑھیں حضرت مسیح موعود کا پیدا ہونا گویا تمام انبیاء گذشتہ کا اس امت میں پیدا ہو جانا ہے اس طرح حضرت نبی کریم یقیناً نبی الانبیاء بنتے ہیں کیونکہ آپکی امت میں ایک ایسا نبی ہے جو تمام انبیاء گذشتہ کی جامعیت اپنے اندر رکھتا ہے جیسے ایک مہر پندرہ روپوں کی جامعیت اپنے اندر رکھتی ہے اور ایک مہر کا ہونا یقیناً پندرہ روپوں کا ہونا ہے پس آنحضرت صلعم کی امت میں ایک ہی ایسے نبی کا ہو جانا جو اپنے اندر ایک مہر کی طرح تمام گذشتہ انبیاء کی جامعیت رکھتا ہے ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت نہ صرف نبی امت ہی ہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی ہیں۔

حوالہ نمبر ۵۵ اور حوالہ نمبر ۵۶ کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ میثاق النبیین میں نبیین کا حقیقی اور ظاہر مصداق مسیح موعود ہے جس نے آنحضرت صلعم کی امت میں پیدا ہو کر آنحضرت صلعم کی کھلے طور پر نصرت اور تائید کی اور جو کھلے طور پر نبی بنکر آنحضرت صلعم کی امت ہے۔

حوالہ نمبر ۵۷ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۴

(آنحضرت صلعم کی امت میں ایسی استعداد رکھی گئی ہے کہ اس سے انبیاء ہوں)

سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ امت امت وسط ہے اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے بعض انمیں سے انبیاء ہو جاویں اور یہ بھی استعداد رکھتی ہے کہ یہانتک پست اور تنزل ہو جاوے کہ بعض انمیں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جاویں۔ یا گمراہ ہو جاویں اور نصرانی ہو جاویں۔"

حوالہ نمبر ۵۸ کشتی نوح صفحہ ۴۴

(آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ آپکی امت کے بعض افراد کو انبیاء گذشتہ کی نعمت ملیگی)

"خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں آیت اہدنا الصراط المستقیم میں بشارت دی ہے کہ اس امت کے بعض افراد انبیاء گذشتہ کی بھی نعمت پائینگے نہ یہ کہ نرے یہودی بنیں یا عیسائی بنیں۔"

حوالہ نمبر ۵۹

(آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ آپکی امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال ملیگا)

اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ۔ ۔ ۔ صاف کہہ رہی ہے کہ اس امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائیگا اور نیز یہ کہ گذشتہ کفار کے عادات بھی بعض منکروں کو دیجائینگی

اور بڑی شدومد سے آئندہ نسلوں کی گذشتہ لوگوں سے مشابہتیں ظاہر ہوجائینگی چنانچہ یہودیوں کی طرح یہودی پیدا ہوجاوینگے اور ایسا ہی مسیحوں کا کامل نمونہ بھی ظاہر ہوگا۔

حوالہ نمبر ۶۰ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴

"یہ دعا کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم پس خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پانچوقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ یقینی اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔"

[آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ آپکی امت میں وقتاً وقتاً نبی آتے رہینگے]

حوالہ نمبر ۶۱ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۵

"اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو۔ ممکن نہیں کہ کوئی یہودی نبی اسرائیل میں سے یا کوئی نبی آسمان سے نہ ہمارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔"

[آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں۔ کیونکہ آپ کی امت میں نبی ہیں]

حوالہ نمبر ۶۲ چشمہ مسیحی صفحہ ۳۸

خود اسنے قرآن شریف میں یہ دعا سکھائی ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور کسی فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ یہ آیت اس امت محمدیہ کو اسقدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جسمیں کوئی گذشتہ امت شریک نہیں ہے کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر انپر فضل اور انعام ہوا اب اس امت کو یہ دعا سکھائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہوجائینگے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائیگا اسی لئے کہا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم اپنے کمالات کے رو سے سب امتوں سے بہتر ہو

[آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ آپکی امت میں صدیق اور نبی ہیں]

حوالہ نمبر ۶۳ (کشتی نوح صفحہ ۴۳)

سورہ فاتحہ میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہونگے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہوجائینگے اور نبوت و رسالت کی نعمتیں پالینگے اور بعض ایسے ہونگے کہ وہ یہودی صفت ہوجائینگے جن پر دنیا میں بھی عذاب

[آنحضرت صلعم نبی الانبیاء ہیں کیونکہ آپ کی امت میں ایک ایسا فرد ہے۔ جو کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوا]

نازل ہوگا اور بعض ایسے ہونگے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لینگے × × × بس یہ سورت پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس امت میں سے کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا تا وہ پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہو جاوے۔

حوالہ نمبر ۶۴ کشتی نوح صفحہ ۴۴

امت محمدیہ خیر الامم ہے نبی آ سکتا ہے ورنہ امت شر الامم ہوگی

یہ خدا پر بدظنی ہے کہ اس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرایا ہے یہانتک کہ ان کا نام یہود بھی رکھدیا مگر ان کے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا پھر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا کیا یہ ضرور نہیں کہ اس امت میں بھی کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور انکا ظل ہو۔

محمدی ختم نبوت کا چھٹا امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم شمس منیر ہیں جس کے بعد بدر اور ستارے ہیں لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام شمس منیر نہیں اور نہ ان کے بعد کوئی بدر ہے۔

حوالہ نمبر ۶۵ (کرامات الصادقین صفحہ ۶۱)

آنحضرت صلعم شمس ہیں ان کے بعد بدر اور ستارے بھی ہیں

وان رسول الله شمس منيرة بعد رسول الله بدر و كوكب [illegible]

اور کہ رسول اللہ صلعم شمس منیرہ ہیں۔ اور رسول اللہ صلعم کے بعد بدر اور ستارے ہیں۔

حوالہ نمبر ۶۶ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴)

جلالی رنگ آنحضرت صلعم میں جمالی احمد۔ اصل میں نبی مسیح موعود جمالی ہے

تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنے اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنیکا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں۔

نوٹ۔ محمدی ختم نبوت کا یہ امتیازی نشان بھی صاف اور صریح اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ضرور بضرور نبوت کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نظام روحانیت میں روحانی سورج ہیں جیسے کہ نظام عالم میں جسمانی سورج ہے اور ظاہر ہے کہ سورج کے بعد سلسلہ فیض نورانیت منقطع نہیں ہو جاتا۔ بلکہ سورج کے واسطہ اور فیض سے وہ نورانیت کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ سورج کی نورانیت کو دنیا تک پہنچانے والے

ہزارہا ستارے ہیں اور ایک انہیں سے چاند بھی ہے جو علیٰ وجہ الاتم ظلی طور پر سورج کے جمیع کمالات کا جمالی رنگ میں بالفعل جامع ہے پس آنحضرت صلعم کا خاتم الانبیاء ہونا سلسلہ نبوت کو بند نہیں کرتا۔ بلکہ آپ کے واسطے اور فیض سے یہ سلسلہ نبوت برابر چلتا ہے ہاں اس سلسلہ نبوت کے افراد میں سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر ہوا اور بالفعل طور سے نبی کہلانیکا صرف وہی مستحق ہو سکتا ہے جو علیٰ وجہ الاتم جمیع کمالات محمدیہ کا ظلی طور پر بالفعل جامع ہو جیسا کہ چاند ہے اور ظاہر ہے کہ چاند کی طرح ایسا شخص صرف ایک ہی ہو سکتا ہے جو روحانی سلسلہ نبوت میں روحانی سورج یعنے آنحضرتؐ کے بعد نبی کہلانے کا مستحق ہو یہی وجہ ہے کہ دوسرے اولیاء امت نبی کہلانے کے مستحق نہیں اور صرف ایک مسیح موعود ہی نبی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ روحانی اور جسمانی نظام کی تکمیل مشابہت کیلئے لازمی ہے کہ روحانی سورج کے بعد ہزارہا روحانی ستارے ہوں لیکن روحانی چاند ان میں سے صرف ایک ہی ہو۔

نظام شمسی میں گو بہت بڑے بڑے سیارے ہیں اور سورج کی طرح اپنی الگ مستقل حیثیت رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے سیارے ہیں جو اپنے گرد گھومنے والے کئی کئی اقمار رکھتے ہیں لیکن اس زمین کے لئے سورج صرف ایک ہی ہے اور سورج کے مقابل باقی سب اسکے ظل ہیں اور سورج کے فیضیافتہ اظلال بہت سے ستارے ہیں لیکن ان تمام فیضیافتہ اظلال شمسی میں سورج کا ایک ظل جو علیٰ وجہ الاتم سورج کے جمیع کمالات کا بالفعل جامع ہے چاند ہے جو صرف ایک ہی ہے اور تمام فیضیافتہ اظلال شمسی سے بدرجہا بڑھکر ہے لیکن وہ نہ صرف فیض یافتہ اظلال شمسیہ سے بھی بڑھکر ہے بلکہ بوجہ شمس کا ظل کامل ہونے کے بعض ان سیاروں اور اقمار اور ستاروں سے بھی اپنی شان نورانیت اور تاثیر میں بڑھکر ہے جو سیارے یا ستارے یا اقمار اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں اور سورج کی طرح اپنی ذاتی روشنی رکھتے ہیں بعینہٖ اسی طرح روحانی نظام شمسی میں گو بڑے بڑے انبیاء علیہم السلام ہوئے جو آنحضرت صلعم کی طرح خود اپنی مستقل ذاتی حیثیت رکھتے تھے اور بالکل نئی شریعت اور نئی عمارت نبوۃ کو قائم کرنے والے تھے اور پھر اپنے دین کی شوکت کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ ان کی شریعت کے ماتحت کئی ایک انبیاء مبعوث کرتا رہا لیکن ان تمام افراد نبوت میں بمنزلہ سورج صرف ایک ہی ہے یعنے آنحضرت صلعم دیگر انبیاء بمنزلہ مستقل سیاروں اور مستقل اقمار کے ہیں اور روحانی سورج کے فیض یافتہ اظلال میں سے گو ستارے یعنے مجددین اور ائمہ اور اولیاء بہت سے ہیں لیکن روحانی چاند صرف ایک ہی ہے یعنے مسیح موعود جو بوجہ روحانی سورج کا ظلی طور پر جمیع کمالات کا علیٰ وجہ الاتم بالفعل جامع ہونیکے نہ صرف فیضیافتہ اظلال محمدیہ ہی سے بڑھکر ہے بلکہ ان انبیاء سے اپنی شان و شوکت میں بڑھکر ہے جو آنحضرت صلعم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

پھر ایک لطیف بات یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے صحابہ کو ستارے قرار دیا اور انہیں سے بعض کو بعض انبیا کے نام بھی دیئے اور بطور قاعدہ کلیہ کے بتایا کہ علمار امتی کانبیار بنی اسرائیل۔ جس سے یہ بتمام وکمال ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیار اسرائیل کے مقابل آنحضرت صلعم نے اپنے فیضیافتہ اظلال یعنی ستارے پیش کئے ہیں اسلئے انبیار بنی اسرائیل ستارے ہوئے لیکن مسیح موعود کو نبی اللہ اور اسمہ کاسمی ویدفن معی فی قبری فرماکر اسکو اپنا بدر کامل قرار دیا ہے جو اپنے مقابل ٹھہرایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیار بنی اسرائیل بمنزلہ مستقل سیاروں اور اقمار کے تھے اور امت محمدیہ کے افراد کاملہ بمنزلہ فیضیافتہ ستاروں کے تھے جو مستقل ستاروں اور سیاروں کے مقابل پر ہیں اور مسیح موعود کو آنحضرت صلعم نے اپنا فیضیافتہ چاند قرار دیا۔ فتدبر

محمدی ختم نبوت کا ساتواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم مجمع اور منبع تمام فیوض نبوت کے ہیں۔ دوسرے انبیار ایسے نہیں۔

حوالہ نمبر ۶۷ – حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶

> نبوت کا سلسلہ
> جاری ہے اور نبی فیض [illegible]
> ختم النبیین کے فیض یافتہ نبی

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اسکے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ✕ ✕ ✕ ✕ اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اسکو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے"

محمدی ختم نبوت کا آٹھواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم کے لئے خدا نے چاہا ہے کہ وہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ رہے اور وہ من حیث الظل بذریعہ اپنے روحانی خلیفوں کے تا بقیامت اپنی زندگی کا ثبوت دیتا رہے۔ دوسرے انبیار کے لئے خدا نے ہمیشہ کی زندگی کو نہیں چاہا۔

(نوٹ) بطور قاعدہ کلیہ کے قرآن سے ثابت ہے کہ انبیار من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو انہی کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتے ہیں جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۶۸ – شہادت القرآن صفحہ ۵۳

انبیاء ظلی طور پر باقی رکھے جاتے ہیں

اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض الجزو نمبر ۱۳ یعنے جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے معجزات سے پیشگوئیوں سے حقائق سے معارف سے اپنی راستبازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہنچاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ مدت تک نہیں رہتے بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام خلاف واقع ہو پس انبیاء کی طرف نسبت دیکر معنی آیت کے یہ ہوں گے کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو انہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے

نوٹ۔ اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں لیکن آنحضرت صلعم کے من حیث الظل باقی رہنے میں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے من حیث الظل باقی رہنے میں دو فرق ہیں (۱) آنحضرت صلعم کی زندگی کا ثبوت بذریعہ آپ کے فیضیافتہ روحانی افراد کاملہ کے ہمیشہ تک تا بقیامت ملتا رہیگا لیکن دوسرے انبیاء کی زندگی کا ثبوت بذریعہ ان کے فیضیافتہ روحانی افراد کاملہ کے اگر ملتا ہے تو بہت کم اور ایک بالکل محدود زمانہ تک (دوم) آنحضرت صلعم کے بعد دوسرے انبیاء آنحضرت صلعم کے ہی فیضیافتہ افراد کاملہ کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت دینگے نہ کہ بجائے خود آنحضرت صلعم سے الگ ہو کر یعنے اگر خدا کسی پہلے نبی کی زندگی کو من حیث الظل باقی رکھنا چاہے اور کسی ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ظلی طور پر اس کا نظیر اور مثیل پیدا کرنا چاہے تو اس نبی کی امت میں وہ نظیر اور مثیل پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ نظیر بھی آنحضرت صلعم کی ہی امت سے پیدا ہوگا۔

حوالہ نمبر ۶۹ ۔ کشتی نوح صفحہ ۱۳

آنحضرت صلعم ابدی اور برگزیدہ نبی ہیں ہمیشہ کے لئے زندہ نبی ہیں
کہ روحانی فیض رسانی سے تکمیل عمارت اسلام
کیلئے مسیح موعود کی بعثت ہوا

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اسکی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا

محمدی ختم نبوت کا نواں امتیازی نشان - ہر ایک نبی کا ایک بعث ہو مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں -

حوالہ نمبر ۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ

(ہر ایک نبی کا ایک بعث ہو مگر ہمارے نبی صلعم کے دو بعث ہیں)

ہر ایک نبی کا ایک بعث ہو مگر ہمارے نبی صلعم کے دو بعث ہیں اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم ہے - تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہونگے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت سے فیض اور ہدایت پائینگے - پس جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرت صلعم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت صلعم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا -

حوالہ نمبر ۱۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ (گذشتہ سے پیوستہ)

(ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلعم کا دوبارہ آنا وعدہ دیا گیا ہے)

اور اس تقریر سے یہ بات پایہ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں - یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا - × × × ×

حوالہ نمبر ۲ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ (گذشتہ سے پیوستہ)

(قرآن شریف آنحضرت صلعم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے)

عجیب بات ہو کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں پوست ہی پوست ہو حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا انتظار کر رہے ہیں مگر قرآن شریف ہمارے نبی صلعم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہو کیونکہ افاضہ بغیر بعث کے غیر ممکن ہو اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہو -

حوالہ نمبر ۳ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ (گذشتہ سے پیوستہ)

(آنحضرت صلعم اپنے زمن رسول ہونے کی وجہ سے اپنی دوسری بعث میں بغیر کسی تفرقہ کے بذریعہ مسیح موعود ایسا ہی افاضہ کرینگے جیسا کہ اپنی پہلی بعثت میں بذریعہ افاضہ کیا تھا)

اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی وآخرین منہم کا یہی ہو کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہو یعنی محمد مصطفےٰ صلعم جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا اور مبعوث ہونے کے اسجگہ یہی معنی ہیں کہ جب ہزار ششم آئیگا اور مہدی معہود اسکے آخر میں ظاہر ہوگا - تو گو بظاہر مہدی کے توسط سے دنیا کو ہدایت ہوگی لیکن در اصل آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ نئے سر سے اصلاح عالم کی طرف ایسی سرگرمی سے توجہ کریگی کہ گویا آنحضرت صلعم دوبارہ مبعوث

ہو کر دنیا میں آگئے، یہاں یہی معنی اس آیت کے ہیں کہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم

حوالہ نمبر ۷۴ (گذشتہ سے پیوستہ)

پس یہ خبر جو آنحضرت صلعم کی بعث دوم کے متعلق ہے جس کیساتھ یہ شرط ہے کہ وہ بعث ہزار ششم کے اخیر پر ہوگا۔

حوالہ نمبر ۷۵ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵ حاشیہ

جیسا کہ مومن کیلئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اسبات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں ایک بعث محمدی × × × × دوسرا بعث احمدی

نوٹ - ان حوالوں سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ محمدی ختم نبوت کا یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان امتیازی نشان ہے کہ آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں لیکن اسکے مقابل کسی دوسرے نبی کے دو بعث نہیں بلکہ ہر ایک نبی کا ایک ہی بعث ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنا دوسرا بعث بروزی رنگ میں مسیح موعود کے ذریعہ سے پورا کیا اس سے پہلے ہم یہ ثابت کر آئے ہیں کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور یہ بھی ایک ثابت شدہ امر ہے کہ کسی نبی کا ظلی وجود جو اس نبی کی ظلی زندگی کا ثبوت ہو نبی نہیں ہوا۔ بلکہ تمام انبیاء کے ظلی وجود اولیاء ہی ہوتے رہے ہیں لیکن آنحضرت صلعم کو یہ ایک امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کے فیضیافتہ اظلال جو آپکی زندگی کا ثبوت ہیں سارے کے سارے اولیاء ہی نہیں بلکہ ان وجودوں میں سے ایک نبی بھی ہے جس کے ذریعہ سے آنحضرت صلعم نے اپنی دوسری بعث کو پورا کیا اور اگر یہ مانا جاوے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا مورد ظلی وجود نہیں بلکہ وہ بھی دیگر انبیاء علیہم السلام کے ظلی وجودوں کی طرح ایک ولی ہی ہے تو اس سے آنحضرت صلعم کی کوئی امتیازی خصوصیت قائم نہیں ہو سکتی حالانکہ آنحضرت صلعم کو یہ ایک خاص خصوصیت دی گئی ہے کہ وہ ایک دفعہ یعنی چھٹے ہزار کے آخر میں اپنے ظلی وجود یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے اپنی ظلی زندگی کا ایک خاص طور سے ثبوت دینگے جس کی نظیر کسی اور نبی میں ہرگز ہرگز پائی نہیں جاتی پس آنحضرت صلعم جیسے کہ باعتبار زمان کے ہمیشہ کے لئے صرف ایک ہی زندہ نبی ہیں ایسا ہی باعتبار مکان کے بھی صرف وہ ایک زندہ نبی ہیں جو اپنی ظلی زندگی کا ثبوت نہ صرف دیگر انبیاء کی طرح بذریعہ اولیاء کے ہی دینگے۔ بلکہ بذریعہ ایک نبی کے بھی دینگے فتدبروا!

چونکہ محمدی ختم نبوت کا عظیم الشان امتیازی نشان یہ ہے کہ بہ مقابلہ دیگر انبیاء کے آنحضرت صلعم کے دو بعث ہیں اسلئے لازمی ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا مصداق جو ظلی وجود ہو وہ ایک نبی ہو

آیت وآخرین منہم [illegible] آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی [illegible]

حوالہ نمبر ۷۶ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷

وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاسکتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں اس سے تعلیم اور تربیت پادیں پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز ہوگا اسلئے اسکے اصحاب آنحضرت صلعم کے اصحاب کہلائینگے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جاوے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنھوں نے آنحضرت صلعم کو نہیں دیکھا۔

آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وآخرین من الامۃ بلکہ فرمایا وآخرین منہم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم کی ضمیر صحابہ کی طرف راجع ہے لہٰذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہوسکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلعم کا بروز ہو

محمدی ختم نبوت کا دسواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم کے بعد قیامت تک کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آسکتا جو صاحب شریعت ہو۔ یا بدوں توسط آنحضرت صلعم کے پہلے سے ہی نبوت حاصل کرچکا ہوا ہو۔ یا بعد میں کرنیکا مدعی ہو لیکن آنحضرت صلعم کے واسطہ اور فیض سے نبوت کا دروازہ مسدود نہیں ہوا۔

حوالہ نمبر ۷۷ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے وہ بند ہے

اب جبکہ یہ بات طے پاچکی کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے اسکا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جبتک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتا۔

حوالہ نمبر ۷۸ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

آنحضرت صلعم کے [illegible] واسطہ [illegible] نبی نہیں آسکتا

کسی حدیث صحیح سے اسبات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپکی پیروی سے فیضیاب نہیں۔

حوالہ نمبر ۷۹ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

براہ راست نبوت کا دروازہ بند ہے

جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اسکا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی مگر کیا مریم کا بیٹا امتی ہوسکتا ہے کون ثابت کریگا۔ کہ

براہ راست نہیں بلکہ آنحضرت صلعم کی پیروی سے درجہ نبوت پایا تھا۔

حوالہ نمبر ۸۰ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ بدقسمتی کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا کہ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر کو توڑ دیگا اور آپکی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لیگا اور آپکی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا۔

حوالہ نمبر ۸۱ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰)

بیشک حدیثوں میں مسیح موعود کیساتھ نبی کا نام موجود ہے مگر ساتھ اسکے امتی کا نام بھی تو موجود ہے اور اگر موجود نہ بھی ہوتا تو مفاسد مذکورہ بالا پر نظر کرکے ماننا پڑتا کہ ہرگز ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی مستقل نبی آنحضرت صلعم کے بعد آوے کیونکہ ایسے شخص کا آنا صریح طور پر ختم نبوت کے منافی ہے۔

حوالہ نمبر ۸۲ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی

حوالہ نمبر ۸۳ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلعم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جبتک اسکو امتی بھی نہ کہا جاوے جسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اسنے آنحضرت صلعم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست

حوالہ نمبر ۸۴ (الحکم ۷۔ فروری ۱۹۰۳ء)

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی قرآن میں خاتم النبیین جو آیا ہے جس پر الف لام پڑے ہیں اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب بند ہو چکی ہے پس اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہوگا وہ کافر ہے"

حوالہ نمبر ۸۵ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی

ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہی اللہ تعالیٰ اسی آیت میں فرماتا ہی کہ آنحضرت صلعم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کا لفظ اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہی یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہی اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہی جو نبوت محمدی کی چادر ہی اسلئے اسکا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اسلئے اسکا نام آسمان پر محمد و احمد ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو

حوالہ نمبر ۸۶ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳-۴)

پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اسکے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب الرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ

حوالہ نمبر ۸۷ (ایک غلطی کا ازالہ)

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین × × اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہی اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہی اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے

حوالہ نمبر ۸۸ (ایک غلطی کا ازالہ)

بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسے کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہی ۔۔ لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ آیت واخرین منہم لما یلحقوا بہم سے ظاہر ہے۔

حوالہ نمبر ۸۹ ریویو بر مباحثہ صفحہ ۶

یاد رہی کہ ہمارا ایمان ہی کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہی اور بعد اسکے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہی جو صاحب شریعت یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو

بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہی اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنیکے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہی کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت والی اور نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔

حوالہ نمبر ۹۰ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۶)

ولا سبیل الیہا الی یوم القیٰمۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتی مات (ترجمہ) اور اسکی طرف قیامت تک کوئی راہ نہیں اور جس نے کہا میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور دعویٰ کیا کہ میں صاحب شریعت نبی ہوں۔ یا بے شریعت نبی ہوں اور امت محمدیہ سے نہیں اسکی مثال اس شخص کی ہی جسے سیلاب نے آدبایا اور مار کر چھوڑا۔

اسکی تفصیل یہ ہی کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہی کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرمادیا ہی کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جنکی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہی اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے

> خاتم الانبیاء [illegible] کے یہ معنی [illegible]

حوالہ نمبر ۹۱ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۶)

جیسا کہ وہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہی ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ رسول اللہ ہی اور خاتم النبیین ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہی۔ یعنے تدارک مافات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنے جسکی آنحضرت صلعم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اسطرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپکے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور انکا وارث ہوگا۔

> [illegible] آنحضرت [illegible]

حوالہ نمبر ۹۲ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

غرض اس آیت (ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیّین) میں ایک طور سے آنحضرت صلعم کے باپ ہونیکی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونیکا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جسکا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے۔

خاتم الانبیاء سے آنحضرت صلعم آئندہ سلسلہ نبوت کے بمنزلہ روحانی باپ کے ہیں

حوالہ نمبر ۹۳ ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷

نبوت شریعت والی نبوۃ مستقلہ منقطع ہو گئی ہے لیکن بالواسطہ نبوت منقطع نہیں ہوئی۔

ماحصل اس آیت (ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیّین) کا یہ ہوا کہ نبوۃ گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بالواسطہ نبوت کے انکار سے آنحضرت صلعم ابتر ٹھہرتے ہیں

حوالہ نمبر ۹۴ ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷

اور اگر اس طور سے (یعنی بالواسطہ طور سے وحی نبوت کا حاصل کرنا بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کیجاوے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلعم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے

[illegible]
دروازہ بند ہے جو شریعت ساتھ رکھتی ہو یا بعد بتوسط آنحضرت

حوالہ نمبر ۹۵ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱)

قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلعم کسی انسان کو خدا تعالے سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو۔ اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی طور پر اطلاع پاوے۔ تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہونگے اسپر کیا دلیل ہے ہمارا مذہب یہ نہیں کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعوے ہو جو آنحضرت صلعم کی اتباع سے الگ ہو کر دعوی کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اسکو خدا تعالی اسکی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اسکا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعوی قرآن شریف کے احکام کے خلاف نہیں کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں ہے۔

محمدی ختم نبوت سے باب نبوت کو مسدود ماننے کے نقائص

> محمدی ختم نبوت کی وجہ سے آئندہ نبوت کا انقطاع [illegible] آنحضرت صلعم کو ابتر قرار دینا [illegible]

حوالہ نمبر ۹۶ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

غرض اس آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین میں ایک طور سے آنحضرت صلعم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا ہے۔ تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلعم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں، نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھتا ہے۔"

> محمدی ختم نبوت کی وجہ سے آئندہ نبوت کا انقطاع [illegible] آنحضرت صلعم [illegible] نقص [illegible]

حوالہ نمبر ۹۷ (الوصیت صفحہ ۱۲)

جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال تک پہنچ جاوے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اسکے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ (نبوت) سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلعم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپکی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اسکے وہ دعا جسکا پانچوقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔

حوالہ نمبر ۹۸ الحکم ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸

> ختم نبوت کی وجہ سے آئندہ نبوت کا انقطاع [illegible] آنحضرت صلعم [illegible]

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور پر آپ کی اولاد کی نفی بھی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور سے آپ باپ بھی ہیں اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہیگا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہوگا نہ الگ طور سے وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپکی مہر نہ ہوگی

ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اسمیں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو جو کہا کہ کنتم خیر امۃ یہ جھوٹ تھا نعوذ باللہ اگر یہ معنی کئے جاویں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ بند ہے تو پھر خیر الامۃ کی بجائے شر الامم ہوئی۔

حوالہ نمبر ۹۹ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

ختم نبوت کی وجہ سے انقطاع نبوت کا ماننا آنحضرت صلعم کو ابتر ٹھہرانا اور اسے کفر کہنا ہے

رسول اللہ صلعم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں اس طرح پر رسول اللہ صلعم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں قرآن شریف میں آیا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب ابوت جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسمیں نفی کی ہے اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہو تو پھر کیا آپکو ابتر مانینگے ایسا ماننا کفر ہے اصل بات یہ کہ آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لکن سے ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت اور رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلعم کی مہر سے ہوگی کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلعم کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئندہ نبوت کا فیض بھی آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملیگا۔

حوالہ نمبر ۱۰۰ (الحکم ۲۴-نومبر ۱۹۰۲ء)

ختم نبوت کی وجہ سے انقطاع نبوت کا ماننا آنحضرت صلعم کو ابتر ٹھہرانا اور اسلام کو مردہ مذہب قرار دینا ہے

آپکی نبوت مستقل نبوت ہے جنکی مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے اور اسی کو ظل نبوت کہتے ہیں ہم اس نبوت کو کفر جانتے ہیں جو آنحضرت صلعم کے توسط کے بغیر دعویٰ کی جائے لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہو کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا ہو وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم کو ابتر اور اسلام کو مردہ مذہب ٹھہراتا ہے۔

باب نبوت مسدود نہیں ہوا

(پہلی دلیل) محمدی ختم نبوت سے باب نبوت بکلی بند نہیں ہوتا کیونکہ کسی جزو من اجزاء نبوت کا اور کسی کمال من کمالات نبوت کا بکلی انقطاع نہیں ہوا۔ بلکہ تمام کچھ بالقوہ منتارہا ہے اور ملتارہیگا

ذیل میں ہم ۲۵ حوالے اس بات کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ محدثین امت محمدیہ تمام اجزاء نبوت اور تمام کمالات نبوت اور تمام حقیقت نبوت کو حسب استعداد اقابلہ کے بالقوہ اور مخفی طور سے حاصل کرتے رہے ہیں اور ان کے لئے صرف بالفعل اور ظاہراً کھلے کھلے طور پر نبی ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کی کسی خاص مصلحت اور حکمت

کے ماتحت ستہ باب نبوت کیا گیا تھا لیکن ئے تمام بالقوہ طور سے رنگ نبوت سے رنگین تھی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

[illegible]

حوالہ نمبر ۱۰۱ (توضیح مرام صفحہ ۹-۱۰)

محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اسکے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہی امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اسکی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہی اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہی اور بعینہ انبیاء کی طرح اسپر فرض ہوتا ہی کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہی اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اسمیں پائے جاویں۔

محمدی ختم نبوت سے جزئی نبوت تامہ جو حامل وحی شریعت ہے وہ بند ہے مبشرات والی نبوت ہرگز بند نہیں ہوئی

اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہی تو میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجہ باب نبوت مسدود ہوا۔ اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اسبات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہیگا نبوت تامہ نہیں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہی جو انسان کامل کی اقتدا سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہی یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ترجمہ)

"× × × کیا باب نبوۃ کلی وجہ پر بند کیا گیا ہی بلکہ حدیث دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ نبوت تامہ جو وحی شریعت کی حامل ہوتی تھی وہ منقطع ہو چکی ہی اور وہ نبوت جسمیں سوائے مبشرات کے کچھ نہیں وہ قیامت کے دن تک باقی ہی۔ وہ کبھی منقطع نہیں ہوگی" (ترجمہ از عربی عبارت)

حوالہ نمبر ۱۰۲ آئینہ کمالات صفحہ ۲۳۷ و ۲۳۸

"وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے موسوم بولی جاتی ہی اسمیں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہی حقیقت ایک ہی ہی لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے گئے ہیں اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت اور استعداد نبی ہو جانے کی رکھتا تھا اور اس قوت اور استعداد کے لحاظ سے محدث کا حمل نبی پر جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں کہ المحدث نبی"

[illegible]

حوالہ نمبر ۱۰۳ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۱

محدث میں تمام اجزا نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوہ نہ بالفعل۔ پس محدث

[illegible]

بالقوہ نبی ہے اور اگر نبوۃ کا دروازہ بند نہ ہوتا تو وہ بھی بالفعل نبی ہوتا اور بناءً اس بات کا کہنا جائز ہے کہ نبی کمال کی وجہ سے محدث ہے کیونکہ علیٰ وجہ الاتم تمام کمالات کا بالفعل جامع ہوتا ہے اور اسی طرح جائز ہے کہ ہم کہیں کہ محدث استعداد باطنی کی وجہ سے نبی ہوتا ہے کیونکہ محدث بالقوہ نبی ہوتا ہے اور کمالات نبوت سب کے سب تحدیث میں مخفی اور مضمر ہوتے ہیں اور باب نبوت کے بند ہونے کی وجہ سے اسکا ظہور اور خروج فعل تک ہی محبوس ہے × × مادہ نبوت اور تخم نبوت محدثین میں بھی موجود ہوتا ہے"

حوالہ نمبر ۱۰۴ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۲

تحدیث شان نبوت کی طرح محض موہبتی ہے اور محدث ہر ایک بات میں نبی کے ہمرنگ ہوتا ہے

اسمیں کوئی شک نہیں کہ تحدیث محض ایک موہبت ہے جو کسب سے ہرگز نہیں ملتی جیسے کہ شان نبوت ہے اور محدث اسی طرح اللہ سے ہمکلام ہوتے ہیں جس طرح نبی ہمکلام ہوتے ہیں اور محدث اسی طرح بھیجے جاتے ہیں جس رسول بھیجے جاتے ہیں اور محدث اسی چشمہ سے پیتے ہیں جس سے نبی پیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو وہ نبی ہوتا"

حوالہ نمبر ۱۰۵ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۳

محدث میں تمام کمالات نبوت جمع ہوتے ہیں اور سوائے ظاہر و باطن اور قوت اور فعل کے باقی نبی اور محدث میں کوئی فرق نہیں

محدث کے نفس میں کمالات نبوۃ جمع ہوتے ہیں اور سوائے فرق ظاہر و باطن اور قوت و فعل کے اور کوئی فرق نہیں پس نبوت ایک درخت ہے جو خارج میں موجود ہے اور ثمردار ہے اور اپنی حد کو پہنچنے والا ہے اور تحدیث مثل تخم کے ہے جسمیں وہ سب باتیں بالقوہ پائی جاتی ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰۶ شہادت القرآن صفحہ ۲۷

مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا ہے × × × چونکہ ہمارے سید و رسول صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اسلئے اس شریعت میں نبی کا قائم مقام محدث ہے۔

اب یہ چھ حوالے بصراحت ان امور کی شہادت دیتے ہیں۔

(۱) تمام اجزاء نبوت اور تمام حقیقت نبوت اور تمام کمالات نبوت اور تمام شرائط نبوت اور منصب نبوت کا محدث بالقوہ اور مخفی طور سے جامع ہوتا ہے اور بالقوہ طور سے علیٰ وجہ الاتم نبوت کے کمالات سے محدث کا جامع ہونا محمدی ختم نبوت میں کوئی روک نہیں

(۲) محمدی ختم نبوت صرف بالفعل نبی ہونے کے لئے روک ہے۔

(۳) محمدی ختم نبوت سے صرف نبوت تامہ جو حامل وحی شریعت ہوتی ہے وہ اصولاً اور بکلی منقطع ہوگئی ہے

الغرض محمدی ختم نبوت سے بکلی باب نبوت بند نہیں ہوا کیونکہ تخم اور مادہ اس امت میں موجود ہے اور جبتک کہ مادہ اور تخم علیٰ وجہ الاتم موجود ہے تب تک یہ کہنا سراسر غلط اور جہالت ہے کہ محمدی ختم نبوت سے باب نبوت بکلی بند ہے اور اگر بند ہوتا تو اصل چیز کا بند ہونا سب سے پہلے ضروری تھا لیکن چونکہ وہ بند نہیں اور تمام اجزا اور کمالات کیساتھ نبوت کا مادہ اور تخم موجود ہے اسلئے یہ بات بالکل غلط ہے کہ محمدی ختم نبوت سے باب نبوت اصولاً بند ہے اصولاً تو تب مانا جاوے جبکہ اصل نبوت اسکی سر سے فنا ہو جاوے لیکن جبتک اسکا مادہ اور تخم موجود ہے تب تک باب نبوۃ بھی کھلا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ۔ محمدی محدث کے بالفعل نبی بننے کے لئے قیامت تک باب نبوت مسدود نہیں"

مندرجہ بالا پانچ حوالوں سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ محمدی ختم نبوت سے ہرگز باب نبوت مسدود نہیں ہوا۔ کیونکہ اجزا نبوت اور تمام کمالات نبوت اور حقیقت نبوت محمدی محدث بنکر حاصل ہو سکتی ہے اور استعداد باطنی کے لحاظ سے ہم اسپر نبی کا لفظ بول سکتے ہیں اس طرح سے ہزارہا نبی آگے بھی ہوئے اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے پس یہ تو معلوم ہو گیا کہ محدث کے لئے علیٰ وجہ الاتم بالقوہ طور سے تمام کمالات نبوت کا جامع ہونا محمدی ختم نبوت کے منافی نہیں اور اسطور سے نبوت کا دروازہ ہرگز بند نہیں ہوا۔ لیکن اب تنقیح طلب امر یہ ہے کہ آیا باب نبوۃ کا بالفعل طور پر نبی ہونیکے لئے بند ہونا قیامت تک کے لئے ہے یا کسی ایک خاص زمانہ تک کے لئے۔ اور آیا تمام محدثین کے لئے بالفعل طور پر نبی ہونیکے لئے باب نبوت بند ہے یا کسی ایک کے لئے وہ دروازہ کھلا بھی ہے سو ذیل کے حوالجات اسبات کو خوب واضح کر دیتے ہیں کہ باب نبوت کا بالفعل طور پر نبی ہونے کے لئے بند ہونا ۱۳۰۰ برس کے عرصہ کے لئے تھا تا کہ اس عرصہ میں محمدی ختم نبوت کی عظمت قائم ہو جاوے اور جبکہ محمدی ختم نبوت کی عظمت قائم ہو گئی اور اس کا حق ادا ہو گیا تو اب کسی کا ظاہراً نبی ہونا اس سد باب نبوت کے منافی نہیں جو عظمت ختم نبوت کے قائم کرنیکے لئے کسی محدث کے بالفعل طور پر نبی ہونے کے لئے بند کیا گیا تھا۔ اسبات کے لئے دیکھو حوالجات نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶

(دوسری دلیل) محمدی ختم نبوت سے بکلی باب نبوت بند نہیں ہوا کیونکہ باب نزول جبریل بپیرایہ وحی الٰہی بند نہیں ہوا۔

دوسری دلیل اس بات کے ثبوت میں کہ محمدی ختم نبوت سے باب نبوت بکلی بند نہیں ہوا یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا وحی الٰہی کے ساتھ اس امت کے افراد کاملہ کی طرف آنا ثابت ہے اور نزول جبریل بپیرایہ وحی الٰہی ہونا اس امر کی زبردست دلیل ہے کہ باب نبوت بکلی مسدود نہیں ہوا کیونکہ جبریل علیہ السلام کا وحی الٰہی کے ساتھ آنا بھی

نہ چیز ہے جو نبوت کی اصل جان ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰۷ (توضیح مرام صفحہ ۶۸)

(۱) مثلاً جبریل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیّر سے تعلق رکھتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہیں خدمات کے موافق جو اسکے نیّر سے لئے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے۔ نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیئے) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے نہایت بڑا دائرہ اسکی روحانی تاثیرات کا وہ دائرہ ہے جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی سے متعلق ہے

حوالہ نمبر ۱۰۸ (توضیح مرام صفحہ ۶۸-۶۹)

(۲) ہر ایک فرشتہ کی تاثیر انسان کے نفس پر دو قسم کی ہوتی ہے اول وہ تاثیر جو رحم میں ہونے کی حالت میں باذنہٖ تعالیٰ مختلف طور سے تخم پر مختلف طور کا اثر ڈالتی ہے پھر دوسری وہ تاثیر جو بعد طیاری وجود کے اس وجود کی مخفی استعدادوں کو اپنے کمالات ممکنہ تک پہنچانے کے لئے کام کرتی ہے اس دوسری تاثیر کو جب وہ نبی یا کامل ولی کے متعلق ہو وحی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۰۹ توضیح مرام صفحہ ۷۱

(۳) ادنیٰ سے ادنیٰ مرتبہ کے ولی پر بھی جبریل ہی تاثیر وحی ڈالتا ہے اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی وحی جبریل تاثیر وحی کی ڈالتا رہا ہے لیکن ان دونوں وحیوں میں وہی فرق مذکورہ بالا آرسی کے شیشہ اور بڑے آئینہ کا ہے یعنی اگرچہ بظاہر صورت جبریل وہی ہے اور اسکی تاثیرات بھی وہی مگر ہر ایک جگہ مادہ قابلہ ایک ہی وسعت اور صفائی کی حالت پر نہیں اور یہ جو یہنے اسجگہ صفائی کا لفظ بھی لکھدیا ہے تو یہ اس بات کے اظہار کے لئے ہے کہ جبریلی تاثیرات کا اختلاف صرف کمیت کے ہی متعلق نہیں بلکہ کیفیت کے متعلق بھی ہیں یعنی صفائی قلب جو شرط انعکاس ہے تمام افراد ملہمین کی ایک ہی مرتبہ پر کبھی نہیں ہوتی جیسے تم دیکھتے ہو کہ سارے آئینے ایک ہی درجہ کی صفائی ہرگز نہیں رکھتے۔

حوالہ نمبر ۱۱۰ تحفہ بغداد حاشیہ صفحہ ۲۰-۲۱

(۴) اور امام موصوف کے کلام سے یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر اترتی ہے اور وحی

کے اترنے میں نبی کی طرف ہو۔ یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں × × ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے حسب مراتب حصہ ملتا ہے مگر انبیاء کی وحی کی شان اتم اور اکمل ہوتی ہے اور وحی کی سب قسموں سے قوی تر وحی ہمارے رسول خاتم النبیین کی وحی ہے۔

نوٹ۔ اب ان چار حوالوں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ نزول جبریل بہ پیرایہ وحی الٰہی ہو سکتا ہے ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہیگا کیونکہ ادنیٰ سے ادنیٰ ولی پر بھی حضرت مسیح موعود نے نزول جبریل بہ پیرایہ وحی الٰہی مانا ہے اور فرمایا ہے کہ وحی بجز تاثیر جبریل ہو ہی نہیں سکتی پس جبکہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے ولی پر بھی نزول جبریل بہ پیرایہ وحی الٰہی ہوتا ہے۔ اور نزول جبریل بہ پیرایہ وحی الٰہی کا ہونا باب نبوت کے کھلے ہونے کی دلیل ہے تو لازماً ماننا پڑتا ہے کہ باب نبوۃ بکلی بند نہیں ہوا

اگر یہ خیال ہو کہ نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت نہیں ہو سکتا تو یہ ایک باطل خیال ہے کیونکہ اول تو نبی اور ولی کی وحی میں نفس وحی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اگر فرق ہے تو صرف نفس شان وحی کا یعنے نبی کی وحی شان میں اتم اور اکمل ہوتی ہے یہ فرق ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ وحی ولایت کے ہونے سے باب وحی نبوت بکلی مسدود ہو گیا ہے (دوم) نبیوں کی وحی کی طرح اکمل اور اتم شان وحی کا نزول بعض افراد کاملہ پر ہونا ثابت ہے جیسے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۱ (الوصیۃ صفحہ ۱۲)

خدا تعالیٰ نے مکالمہ و مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ و مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے × × دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

نوٹ۔ اب اس حوالہ کو پہلے حوالہ کیساتھ ملانے سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بذریعہ فنافی الرسول ایک کامل محمدی پر نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت ہوتا ہے اور باب نبوت مسدود نہیں کیونکہ ان حوالجات میں ایک طرف تو وحی الٰہی کے لئے نزول جبریل لازم قرار دیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وحی نبوت میں سوائے اتم اور اکمل شان کے نفس نزول وحی میں وحی ولایت سے ہرگز کوئی فرق نہیں اور دوسری طرف یہ بھی ظاہر ہے کہ فنافی الرسول کے اتم درجہ تک پہنچکر بعض افراد کو اتم اور اکمل طور پر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح نصیب ہوا۔ تو لازمی طور سے ماننا پڑا کہ بذریعہ فنافی الخاتم الانبیاء کے باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت کھلا ہے نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت ہی چیز ہے جسکو دوسرے لفظوں میں اصل اور حقیقت نبوت قرار دیا گیا ہے پس جب کہ نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت ہو سکتا ہے تو دوسرے لفظوں میں اسکا یہ مطلب ہے کہ نبوت بھی ہو سکتی ہے اور یقیناً ہو سکتی ہے

چند حوالجات کی تشریح

تشریح طلب حوالے

حوالہ نمبر ۱۱۲ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷)

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے اور ... نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

حوالہ نمبر ۱۱۳ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد جبریل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۱۵ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۹۴)

اگر یہ شبہات پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر امتی ہوگا تو پھر وہ باوجود امتی ہونے کے کسی طرح رسول نہیں ہو سکتا کیونکہ رسول اور امتی کا مفہوم متباین ہے اور نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔

حوالہ نمبر ۱۱۶ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۴)

حوالہ جو اس بات کی تشریح کرتا ہے کہ کن معنوں میں نزول جبریل بہ پیرایہ وحی نبوت نہیں ہو سکتا اور کن معنوں میں ہو سکتا ہے

حوالہ نمبر ۱۱۴ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶ و ۷)

حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ ... سو اگر یہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلعم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلعم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے

حوالہ نمبر ۱۱۶ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۸)

جو کوئی نبی مانا گیا معنے رکھتا ہے مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر

اور یہ بات ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ خاتم النبیین کے بعد مسیح ابن مریم رسول کا آنا فساد عظیم کا موجب ہے اس سے یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ وحی نبوت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائیگا اور یا تو یہ قبول کرنا پڑیگا کہ خدا تعالیٰ مسیح ابن مریم کو لوازم نبوت سے الگ کر کے اور محض ایک امتی بنا کر بھیجیگا اور یہ دونوں صورتیں ممتنع ہیں

کہنا ہے کہ سونا ہو گیا۔ اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیا گر ہے۔ سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسمیں تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہو جاوے ورنہ ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اسکو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونیکے ہے نہ خود بخود یہ کسقدر دروغ بے فروغ ہے بلکہ یہ دونوں حیثیتیں متناقض ہیں کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلعم کے ان کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسیٰ کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث اما مکم منکم سے مترشح ہے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ ہر ایک کمال انکا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کر چکے تھے کہ کمال نبوت ان کے چراغ نبوت محمدیہ سے مستفاض نہیں ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے۔

حوالہ نمبر ۱۱۸ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

ابجبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے اسکا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کسقدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے اسکی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اسکی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اسکی نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مستفاد نہیں ہے تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جبتک ہر ایک کمال اسکا نبی متبوع کے ذریعہ سے اسکو حاصل نہ ہو۔ پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا۔ بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کے لئے بعد آنحضرت صلعم قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔

محمدی ختم نبوت کا دسواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شارع اور مستقل نبی خواہ وہ محمدی ہو۔ یا غیر محمدی خواہ پرانا ہو۔ یا نیا ہرگز نہیں آسکتا لیکن دوسرے انبیاء کے

بند شارع اور مستقل نبی آنے بند ہے۔

اس امتیازی نشان کو ہم دوسرے پیرایہ میں یوں بیان کر سکتے ہیں

کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایک کامل محمدی کا نبی ہو جانا محمدی مہر ختمیت کو نہیں توڑتا لیکن غیر محمدی اور شارع اور مستقل نبی کا ہونا مہر ختمیت کو بالکل توڑ دیتا ہے

ذیل کے حوالوں کو خوب ہی غور کر کے دیکھو حضرت مسیح موعود نے اصولاً باب نبوت کو ہرگز مسدود تسلیم نہیں کیا بلکہ ایک کامل محمدی کے نبی ہو جانے کو آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان کے لئے ایک امتیاز بخش دلیل قرار دیا ہے تمام جگہ تلاش کر کے دیکھ لو۔ فنا فی الخاتم الانبیاء سے نبوت کا ملنا بالکل ممکن اور جائز قرار دیا ہے اصولاً صرف اس نبوت کا دروازہ بند مانا ہے جو نبوت اپنے ساتھ شریعت رکھتی ہو یا اگر شریعت نہیں رکھتی۔ تو اسلام سے پہلے پہلے وہ قائم ہو چکی ہے یا بدوں توسط آنحضرت صلعم کے آپ سے الگ ہو کر بعد میں قائم ہونیکا دعویٰ رکھتی ہو لیکن بذریعہ فنا فی الخاتم کے نبوت کا ملنا ایک کامل محمدی کے لئے نا ممکن اور محال نہیں کیونکہ مطلق نبوت کا بذریعہ آنحضرت صلعم کے بھی نہ ملنا محمدی ختم نبوت کی کوئی امتیازی خصوصیت نہیں ہو سکتی یہ بات تو ہر ایک نبی میں پائی جاتی ہے کہ اسکے پیرواں کو اپنے نبی کے ذریعہ نبوت نہیں مل سکتی اسمیں نبی صلعم کی کوئی خصوصیت نہیں پس کامل محمدی کے لئے بذریعہ فنا فی الخاتم الانبیاء کے نبوت کا حاصل نہ ہو سکنا محمدی ختم نبوت کی کوئی امتیازی خصوصیت پیدا نہیں کر سکتا محمدی ختم نبوت کی امتیازی خصوصیت اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ ایک کامل محمدی کو بذریعہ فنا فی الخاتم الانبیاء کے نبوت ملجائے نہ یہ کہ نبوت نہ ملے بذریعہ فنا فی الرسول کے نبوت کا نہ ملنا تو ہر ایک نبی کی امت میں پایا جاتا ہے اسمیں آنحضرت صلعم کی کونسی خصوصیت ہے۔

الغرض حضرت مسیح موعود نے کہیں اور کسی جگہ بھی نہیں لکھا کہ بذریعہ فنا فی الخاتم الانبیاء کے بھی ایک کامل محمدی کو نبوت نہیں مل سکتی اصولاً صرف نبوت تشریعیہ اور نبوت مستقلہ کا دروازہ بند ہے اسی بنا پر حضرت مسیح موعود کا دوبارہ آنا ممتنع اور محال ہے نہ اسلئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا بلکہ اسلئے کہ حضرت مسیح ناصری چونکہ ایک غیر محمدی اور مستقل براہ راست نبی ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد کسی غیر محمدی اور مستقل نبی کا آنا مہر ختمیت کو توڑتا ہے اسلئے حضرت مسیح ناصری ہرگز نہیں آ سکتے اور چونکہ آنحضرت صلعم کے بعد فنا فی الخاتم الانبیاء ہو کر ایک کامل محمدی کے لئے نبوت غیر تشریعیہ کا دروازہ کھلا ہے اسی بنا پر حضرت

مسیح موعود امتی بھی ہیں اور نبی بھی لیکن حضرت مسیح موعود کا امتی ہونا اسلئے نہیں کہ کسی جزء من اجزا نبوت اور کسی کمال من کمالات نبوت کے حضرت مسیح موعود بالفعل جامع نہ تھے بلکہ محض اسلئے کہ محمدی ختم نبوت کا امتیازی نشان قائم رکھنے کے لئے آپ باوجود کامل نبی ہونے کے امتی بھی ہیں اور یہی آپ کے امتی ہونے کی حقیقت ہے

حوالہ نمبر ۱۱۹ (چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۹)

پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اسکے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسکو سچا جانتا تھا مگر آنحضرت صلعم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو کمالات نبوت انپر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ ہی کوئی ایسا نبی ہے جو انکی امت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔

حوالہ نمبر ۱۲۰ (چشمہ مسیحی صفحہ ۴۰ حاشیہ)

بالآخر یاد رہے کہ ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلعم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جاوے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اسکا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا کمال نبی متبوع کا کمال ہے اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲۱ (چشمہ مسیحی صفحہ ۴۴)

اور خدا تعالی کا یہ قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اسکے یہ معنی رکھتا ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے یعنے جو امر حاصل نہیں ہو سکا اسکے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کے رو سے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلعم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی اور نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنے آئیندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔

حوالہ نمبر ۱۲۲ (تجلیات الہیہ صفحہ ۲۵)

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔

حوالہ نمبر ۱۲۳ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۸)

امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲۴ (الحکم ۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ کالم ۳)

آنحضرت صلعم کی امت میں بھی نبوت ہے اور نبی بھی

بات یوں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد بھی آپکی امت میں بھی نبوت ہے اور نبی ہیں مگر لفظ نبی کا بوجہ عظمت نبوت استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن برکات اور فیوض موجود ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۲۵ (الحکم ۷ فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

نئی شریعت کے مدعی کافر ہیں

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی قرآن میں خاتم النبیین جو آیا ہے جس پر الف لکھی پڑے ہیں اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب بند ہو چکی ہے پس اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہو گا وہ کافر ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲۶ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ حاشیہ)

قرآن شریف مکالمہ مخاطبہ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا جیسا کہ خود فرماتا ہے یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ یعنی خدا جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل کرتا ہے اور فرماتا ہے لھم البشریٰ فی الدنیا یعنے مومنوں کے لئے مبشر الہام باقی رہ گئے ہیں گو شریعت ختم ہو گئی ہے یعنے خدا کا کلام بشارتوں کے رنگ میں قیامت تک باقی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲۷ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

اور آنحضرت صلعم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپکے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الہیہ کا بند ہے × × × بلکہ یہ معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالےٰ سے فیض وحی پانا بند ہے۔

حوالہ نمبر ۱۲۸ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۳)

سورہ فاتحہ میں خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس امت کو وہ نعمت عطا کرے جو نبیوں کو دی گئی تھی

جس طرح خدا تعالےٰ نے اس امت کو وہ دعا سکھلائی ہے جو سورہ فاتحہ میں ہے ساتھ ہی اسنے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس امت کو وہ نعمت عطا بھی کرے جو نبیوں کو دی گئی تھی یعنے مکالمہ مخاطبہ الہیہ جو سرچشمہ تمام نعمتوں کا ہے کیا خدا تعالیٰ نے وہ دعا سکھلا کر صرف دھوکا ہی دیا ہے اور ایسی ناکارہ اور ذلیل امت میں کیا خیر ہو سکتی ہے جو بنی اسرائیل کی عورتوں سے بھی گئی گذری ہے۔

(انبیاء علیہم السلام اور مکالمہ مخاطبہ) (آسمانی نعمتیں ... اور نبوت) (اب امت کو بھی ملنے کا وعدہ)

حوالہ نمبر ۱۲۹ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۹)

کیا سورہ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالیٰ سے مانگی گئی ہے جو نبیوں کو دی گئی تھی وہ درہم و دینار ہیں ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کی نعمت ملی تھی جس کے ذریعہ سے انکی معرفت حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گئی تھی اور گفتار کی تجلی دیدار کے قائم مقام ہو گئی تھی پس یہ جو دعا کی جاتی ہے کہ اے خداوند وہ راہ ہمیں دکھا جس سے ہم بھی اس نعمت کے وارث ہو جائیں اسکے بجز اسکے اور کیا معنے ہیں کہ ہمیں بھی شرف مکالمہ و مخاطبہ بخش۔

حوالہ نمبر ۱۳۰ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپکی پیروی سے فیضیاب نہیں۔

حوالہ نمبر ۱۳۱ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پانچوقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو لہذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔

ختم نبوت کا راز

حوالہ نمبر ۱۳۲ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا جس طرح وہ ختم نبوت کو مانتے ہیں اس طرح پر وہ رسول اللہ صلعم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں قرآن شریف میں آیا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب ابوت جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسمیں نفی کی ہے اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا تو کیا آپکو ابتر مانینگے۔ ایسا ماننا تو کفر ہے اصل بات یہ ہے کہ آپکی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جبتک وہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملیگا۔

حوالہ نمبر ۱۳۳ الحکم ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵

آنحضرت صلعم کی نبوت مستقل نبوت ہے جس کی مُہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے اور اسی کو ظل نبوت کہتے ہیں ہم اس نبوت کو کفر سمجھتے ہیں جو آنحضرت صلعم کے توسط کے بغیر دعویٰ کی جاوے لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہے کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلعم کو ابتر اور اسلام کو مردہ مذہب ٹھہراتا ہے

محمدی ختم نبوت کا گیارہواں امتیازی نشان۔ پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے

خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کے زمانہ کے ایک ہی ہادی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا مامور اور رسول بھی نہیں ہوا

حوالہ نمبر ۱۳۴ (دافع البلاء صفحہ ۳۱)

یہ کسقدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے نادانی سے یہ بھی نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔

فوائد اس حوالے سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اوّل) اس حوالے سے اس استدلال کا سخت ردّ لازم آتا ہے جو ایک حدیث سے پیش کیا جاتا ہے جسمیں آنحضرت صلعم حضرت علی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے علی تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ موسیٰ کو ہارون لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں اس حدیث سے استدلال یہ کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کا حضرت علی کو اپنے ساتھ ہارون کی نسبت دینا لیکن ساتھ ہی یہ فرمانا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں دلالت کرتا ہے کہ نبوت غیر تشریعی کا دروازہ بھی بند ہے کیونکہ حضرت ہارون نبی غیر تشریعی تھے لیکن مندرجہ بالا حوالے سے اس بات کا ردّ ہو جاتا ہے یعنے حضرت علی کا باوجود ہارون ہونے کے اسی طرح نبی نہ ہونا اسلئے نہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا تہا بلکہ اسلئے تہا کہ محمدی ختم نبوت کا یہ ایک امتیازی نشان تھا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپ کے ساتھ کوئی اور دوسرا مامور اور رسول نہ ہو۔

(دوسرا) نبی نہ ہونے کے لئے بعدی کا زمانہ قیامت تک ممتد نہیں بلکہ جیسا کہ حوالہ نمبر ۱-۲-۳

سے ظاہر ہے یہ زمانہ ۱۳۰۰ سال تک ہی ممتد تھا اور اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے کہ خاتم الاولیاء کے زمانہ تک کا نبی بعد ی کا زمانہ ممتد ہے۔

(تیسرا) حضرت مسیح موعود بھی اپنے زمانہ کے ایسے ہی اکیلے ہادی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلعم اپنے زمانہ کے اکیلے اور واحد ہادی تھے۔ اور کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلائے۔ جناب مولوی محمد علی اور دیگر غیر مبائعین **ہادی** کا لفظ نوٹ کرلیں۔

محمدی ختم نبوت کا بارھواں امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم کی امتیازی عظمت قائم کرنے کی غرض سے جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ میں تھی اسے آنحضرت صلعم کے بعد اڑا دیا گیا لیکن ایک نبی کا ہونا لازمی اور ضروری ہے

حوالہ نمبر ۱۳۵ (بدر مورخہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

سوال جس حال میں کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے نبی کا لفظ اختیار نہیں کیا حالانکہ موسوی سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہیں۔ اور جس حال میں کہ اس امت میں کسی نے آج تک اپنے آپ کو اس طرح کھلے طور پر نبی نہیں کہا تو اب مرزا صاحب کیوں اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔

جواب از مسیح موعودؑ اس امت میں سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جس کا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہے موسیٰ کو ہرگز نہیں ہے کیونکہ موسیٰ کے بعد نبی کہلانے والے بار بار آئے اور صدہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تھا وہی اوروں کو کثرت سے ملا موسیٰ کے بارے میں خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر آنحضرت صلعم کے حق میں ہوا ہے اسلئے خدا نے اس امت میں یوں کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جنکو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت صلعم کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق میں رکھا لیکن اگر اس امت میں کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹھہرتا۔ اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اسلئے یہ خطاب آنحضرت صلعم نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیا جس نے مسیح ابن مریم ہو کر دنیا میں آنا تھا کیونکہ اسجگہ وہ پہلو مد نظر تھے ایک ختم نبوت کا اسے اس طرح نبھایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ میں تھی اسے اڑا دیا۔ دوسری مشابہت اسے اس طرح پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل

مشابہت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تھا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہاں مدنظر تھی وہ موسوی سلسلہ میں نہیں تھی۔ کیونکہ موسیٰ خاتم نبوت نہیں تھے۔

نوٹ :۔ اس حوالہ سے مندرجہ ذیل باتیں مستنبط ہوتی ہیں :۔

(۱) دوسرے مجددین اور امورین کا نبی نہ ہونا ہرگز اسلئے نہیں کہ بطور قاعدہ کلیہ کے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے بلکہ اسلئے ہے کہ تا آنحضرت صلعم کی شان اور عظمت کو ثابت کیا جاوے۔

(۲) آنحضرت صلعم کی شان اور عظمت کے لحاظ سے نبی کے لفظ کا استعمال نہ ہونا بغیر کسی استثنا کے ہے افراد امت محمدیہ کے لئے نہیں اور یہ صرف ایک پہلو کو مدنظر رکھکر ایسا کیا ہے۔

(۳) سلسلہ محمدیہ کی سلسلہ موسویہ سے تکمیل مشابہت کا ہونا دوسرا پہلو ہے جس کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ ایک فرد کو نبی بھی پکارا جائے۔ اور وہ نبی صرف مسیح موعود ہے

محمدی ختم نبوت کا نبرھواں امتیازی نشان :۔ آنحضرت صلعم کے بعد وہی محمدی نبی کہلا سکتا ہے جس کے نبی ہونے کی نسبت آنحضرت صلعم نے نام لیکر پیشگوئی فرمائی ہو لیکن دوسرے انبیاء کے بعد بغیر اس شرط کے نبی ہوتے رہے۔

(اس امتیازی نشان کو ہم دوسرے پیرایہ میں یوں بھی بیان کر سکتے ہیں)

کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایک محمدی کے نبی ہونے کے لئے آنحضرت صلعم کا پیشگوئی فرمانا ایک شرط ہے

حوالہ نمبر ۱۳۶ (مواہب الرحمن صفحہ ۶۶)

ما مسلمانیم بکتاب الٰہی قرآن شریف ایمان می آریم کہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبی خدا و رسول خداست و دین او بہترین ادیان است، و ایمان می آریم کہ او خاتم الانبیاء است بعد او پیغمبرے نیست مگر آنکہ از فیض او پرورش یافتہ باشد و موافق وعدہ او ظاہر شد۔

نوٹ :۔ اس حوالہ سے ہمیں اصول کے طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ (۱) آنحضرت صلعم کے بعد دروازہ نبوت مسدود نہیں ہوا بلکہ کھلا ہے (۲) آنحضرت صلعم کے بعد نبی ہونے کے لئے آنحضرت صلعم کا اسکے لئے وعدہ فرمانا ایک شرط ہے جہاں یہ شرط صادق آئیگی وہاں نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔

وہ لوگ جو بار بار کہتے ہیں کہ اسلام میں ایک ہی نبی کیوں ہوا بہت سے نبی ہونے چاہئیں انکو چاہئیے کہ ختم نبوت کے اس امتیازی نشان کو ذہن میں لاویں آنحضرت صلعم خدا کی مہر ہیں خدا نے اپنی مہر کو ذریعہ جس کسی کے نبی

ہونیکی تصدیق کی وہی نبی ثابت ہوسکتا ہے باقی رہا یہ اعتراض کہ کیوں خدا کی مہر نے صرف ایک ہی کو نبی قرار دیا سو یہ اعتراض ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پر ہے اگر ہماری حکومت خدا پر ہوتی یا اسکی مہر پر ہوتی۔ تو بلاشبہ یہ سوال ہم پر پڑ سکتا تھا خدا اپنی مہر کے ذریعہ بہت سے نبیاء ہونے کی پیشگوئی فرماتا تو ہمیں اسکے ماننے سے بھی کوئی چارہ نہ تھا۔ جبکہ خدائی مہر صرف ایک ہی کو نبی قرار دیتی ہے تو ہم کون ہیں جو کہیں کہ صرف ایک ہی نبی کیوں ہوا حضرت مسیح موعود نے بھی اس سوال کا یہی جواب دیا ہے ملاحظہ ہو۔

جوالہ منبر ۱۳۷ ۔ بدر ۶۔ جون ۱۹۰۸ء

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نبی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں فرمایا کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ اس امت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے اس معنی سے ہم نبی ہیں ورنہ ہم اپنے آپکو امتی کیوں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے اسکے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ایک اصطلاح کے جدید معنے اپنے پاس ہی بنا لینا درست نہیں ہے حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی بھی ہوگا اور امتی بھی ہوگا امتی تو وہ ہے جو آنحضرت صلعم سے فیض حاصل کرکے تمام کمال حاصل کرے لیکن جو شخص پہلے ہی سے نبوت کا درجہ پا چکا ہے وہ امتی کس طرح سے بن سکتا ہے وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔

(حاشیہ: سلسلہ مکالمات الٰہیہ ہمیشہ جاری [illegible])

سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے؟

حضرت نے فرمایا یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آنحضرت صلعم پر ہے انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا۔ اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

(حاشیہ: صرف ایک کا نام آنحضرت [illegible])

(نوٹ) اس حوالہ سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) آنحضرت صلعم کے بعد باب نبوت بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ اور نبی کیلئے امتی نہ ہونا لازمی قرار دینا ایک جدید اصطلاح ہے۔ جو اپنے پاس سے بنالی گئی ہے۔

(۲) دیگر اولیاء امت کا نبی نہ ہونا اسلئے نہیں کہ اصولاً باب نبوت بند تھا بلکہ اسلئے ہے کہ آنحضرت صلعم جو خدا کی مہر ہیں انہوں نے صرف ایک ہی فرد کے نبی ہونے پر نام لیکر مہر تصدیق فرمائی۔

(۳) یہ کہنا کہ اسلام میں اور کیوں کوئی نبی نہیں ہوا۔ ایک ایسا اعتراض ہے جس کے جواب کے ہم ذمہ وار نہیں بلکہ آنحضرت صلعم ہیں انہوں نے صرف ایک ہی فرد کو نبی قرار دیا اور اسی کی نبوت حقہ پر اپنی مہر تصدیق لگائی۔ اسلئے اس سوال کے جواب کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلعم ہیں۔

۶ جون ۱۳۶

محمدی ختم نبوت کا چودھواں (۱۴) امتیازی نشان۔ آنحضرت صلعم کے بعد ایک محمدی کے نبی کہلانے کے لئے علاوہ دیگر غیر منفکہ شرائط نبوت کے علیٰ وجہ الاتم بروز محمدی ہونا یعنی اکمل اور اتم طور سے بروزی رنگ میں جمیع کمالات محمدیہ مع محمدی نبوۃ محمدیہ کا بالفعل اور ظاہراً جامع ہونا شرط ہے

(اس امتیازی نشان کو ہم دوسرے پیرایہ میں یوں بھی بیان کرسکتے ہیں)

آنحضرت صلعم کے بعد جس طرح کسی مستقل نبی کا ہونا مہر ختمیت کو توڑ دیتا ہے بعینہ اسی طرح ایک غیر محمدی بروز اکمل کا نبی ہونا بھی مہر ختمیت کو توڑتا ہے

خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کے لئے درحقیقت فنا فی الخاتم الانبیاء کا دروازہ کھلا ہے آج سے پہلے بھی کھلا تھا آج بھی کھلا ہے اور آئندہ قیامت تک کھلا رہیگا یہ تو باب نبوت کے کھلے ہونے پر ایک اصولی بات ہے لیکن چونکہ باب نبوت کا کھلا ہونا یہ اور بات ہے اور نبی کا قائم ہونا یہ اور بات ہے اسلئے ہم ذیل میں حوالجات درج کرتے ہیں جن سے اصولاً ان شرائط کا پتہ لگجاتا ہے جنکے پائے جانے سے ہم کسی فرد امت کو نبی کے نام سے پکار سکتے ہیں اور جہاں یہ شرائط صادق آئینگی بضرور وہاں نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا خواہ ان شرائط کا صادق آنا ایک پر ہو یا دو پر یا ہزار پر لیکن بہرحال ہم کسی کو نبی قرار نہیں دے سکتے تاوقتیکہ اسمیں وہ شرط نہ پائی جاوے جس کی وجہ سے ہم ایک محمدی کو نبی قرار دیں

ہم اس بات کو علی الاعلان بیان کرتے ہیں جس وجہ سے مسیح موعود نبی کہلانیکا مستحق ہے اگر بعینہ وہی وجہ کسی اور فرد امت میں پائی جانی صادق آجاوے تو بعد اسکے حرام ہے کہ ہم اسکو مسیح موعود کی طرح نبی قرار نہ دیویں لیکن اسکے برخلاف یہ بھی سراسر ظلم ہے کہ بغیر اس شرط کے کسی اور جگہ صادق آنے کے یونہی کسی کو نبی قرار دیا جاوے ہم دیگر افراد امت کو اسوجہ نبی نہیں مانتے کہ وہ شرط جو کسی کو اس امت میں نبی کہلانیکے مستحق بنا دیتی ہے انمیں پائی نہیں جاتی اور مسیح موعود میں پائی جاتی ہے اسلئے مسیح موعود ہی نبی کہلانیکے مستحق ہیں دوسرے نہیں۔

یاد رہے کہ اس امتیازی نشان کے ساتھ اس سے پہلے کے امتیازی نشانوں کو عموماً اور تیرہویں امتیازی نشان کو خصوصاً ضرور مدنظر رکھیں کیونکہ آنحضرت صلعم خدا کی مہر ہیں جیسا کہ وحی الہی میں آپ خدا کی مہر کے نام سے پکارے گئے ہیں اور ظاہر ہے کہ جبکہ آنحضرت صلعم خدا کی مہر ہیں تو بجز اس مہر کے نقش حاصل کرنے کے ناممکن ہے کہ اس امت میں کسی کا کوئی مرتبہ شرف و کمال ثابت ہوسکے ایسا ہی کسی محمدی کا علیٰ وجہ الاتم بروز محمدی ہونا بھی ناممکن ہے تاوقتیکہ قرآن اور حدیث سے اسکا قطعی ثبوت نہ ہو کیونکہ خدا کی مہر کے نقش ظاہر کرنیکا ذریعہ دو چیزیں ہیں گویا دوسرے لفظوں میں ۱۳ اور ۱۴ امتیازی نشان کو ایک ساتھ ملانے سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایک محمدی کے نبی کہلانے کے لئے قرار یافتہ عہد کے طور پر علیٰ وجہ الاتم بروز محمدی ہونا شرط ہے اب جہاں یہ شرط صادق آئیگی وہاں ہم نبی کا خطاب بھی صادق آئیگا ورنہ نہیں۔

حوالہ نمبر ۱۳۸ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جس کو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اسکا نام محمد و احمد رکھا جاوے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جاوے۔ ومن ادعیٰ فقد کفر (گذشتہ سے پیوستہ)

اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہی کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہی اسوقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کر بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جسکا نام ظلی طور پر محمد و احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہی مگر عیسیٰ بغیر مہر توڑنے کے نہیں آسکتا کیونکہ اسکی نبوت ایک الگ نبوت ہی۔

حوالہ نمبر ۱۳۹ (ایک غلطی کا ازالہ)

غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت صلعم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجاویں اور بروزی میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم

حوالہ نمبر ۱۴۰ (ایک غلطی کا ازالہ)

آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین . . میں ایک پیشگوئی مخفی ہی اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلعم کا وجود ہی کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی پینے کے لئے باقی نہیں۔

حوالہ نمبر ۱۴۱ (ایک غلطی کا ازالہ)

ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت و آخرین منہم سے ظاہر ہے

ایک بروزی رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہے

حوالہ نمبر ۱۴۲ (ایک غلطی کا ازالہ)

دوسرا ثبوت

آیت انا اعطینٰک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا یعنے دینی برکات کے چشمے بہ نکلینگے اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائینگے۔

حوالہ نمبر ۱۴۳ (ایک غلطی کا ازالہ)

تیسرا ثبوت

مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اور رسول رکھا۔

حوالہ نمبر ۱۴۴ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

مسیح موعود کی نبوت ظلی طور پر ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے جیسا کہ ایک وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا یا احمد جعلت مرسلاً اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنے جیسا کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے نبوت اس سے منفک نہیں ہو سکتی۔

حوالہ نمبر ۱۴۵ (نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ)

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جسمیں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

(خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور)

(۵)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

جس کا درد وہی جانتا ہے

دوسرا کیونکر جان سکتا ہے

...ت کافی بیمار خطرناک ہیں جنکی تکالیف سے مریض نالاں اور پریشان نہ ہو مگر دمہ کے مریض خاصکر دمہ کے ناقابل برداشت تکلیف سے واقعی بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور رات ودن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہیں اور نیند حرام ہو جاتی ہے دیکھئے آجتک کسقدر تکلیف ہے لیکن افسوس ہے کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشیلی اشیا، اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا پوٹاس آئی ڈائڈ دیکھی جاتی ہے اسلئے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بیہوش مارا جاتا ہے ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا ایک انمول جوہر ہے یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفا پاکر مداح ہیں آپنے بہت خرچ کیا ہو گا لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمائیں اسمیں نقصان نہیں ہے قیمت عہ فی شیشی محصولڈاک ۵ ۔ اس دوا کے دو خاص فوائد ہیں (۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے اور جبتک استعمال ہے پھر دورہ نہیں ہوتا ہے دیکھئے بابو کانکا پرشاد صاحب موضع کہروسا ضلع جالون سے کیا لکھتے ہیں آپکی دمہ کی دوا نے مجھے اسقدر صحت پہنچائی ہے کہ آپکے احسان اور دمہ کی دوا کی تعریف نہیں کر سکتا۔

فصلی بخار و تلی کی دوا

فصلی بخار اور تلی کے لئے یہ ایک ہی دوا ہے

آجکل سینکڑوں اشتہار فصلی بخار وطحال کے دوا کا آپ دیکھتے ہونگے انمیں کونین ہوتی ہے اسلئے یہ دوائیں بخار کو کچھ وقت تک روک دیتی ہے لیکن آرام نہیں کر سکتی ایسے بخار کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار کی دوا چند روز میں مستحکم آرام کرنیکا دعویٰ رکھتی ہے اور عوام کا فائدہ مدنظر رکھکر قیمت بھی کم رکھی گئی ہے اسمیں تین خاص صفتیں ہیں (۱) یہ ملیریا کے کیڑوں کو ماردیتی ہے اسلئے چار پانچ خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے (۲) یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خرابیوں کو مٹاتی ہے (۳) یہ تلی کو گلا دیتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ ار شیشی خورد ۸ محصولڈاک ۵ دو شیشی ۸

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے پیچش درد پیٹ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے اور دست اور ہیضہ کیلئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دوا خانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلوروڈائن سے کہیں بہتر ہے اسلئے بازاری کلوروڈائن کو نہ خرید کرکے اس کلوروڈائن کو خریدیں قیمت ۸ اور بڑی شیشی کے چار روپے محصولڈاک ۵ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ